بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ

مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ اہل حدیث لاہور

مسلک اہل حدیث کا داعی

جلد: 48 | ۲۴تا۳۰ جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ 24تا30 مارچ 2017ء | شمارہ: 12

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ





23 مارچ 1940ء

قرار دادِ پاکستان کی منظوری کا عظیم دن!



حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ

وہ بوئے گل تھا کہ نغمۂ جاناں!

عقیدۂ ختم نبوت

قرآن و سنت کی روشنی میں مدلّل گفتگو!





سوشل میڈیا

آزادئ اظہار کی آڑ میں گستاخیاں ناقابلِ برداشت!

قرآن و سنت کی روشنی میں

مسافر کی امامت اور قصر کی مسافت؟!



دورانِ سجدہ پاؤں کی ایڑیاں ملانا؟!



کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا؟!



درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد رحمہ اللہ

مقہور و مغضوب کے اوصاف

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾ (الفاتحۃ)

''(اے اللہ) ان لوگوں کی راہ دکھا جن پر تو نے انعام فرمایا، ان لوگوں کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔''

ایک مسلمان اپنی نماز کی ہر رکعت میں اللہ سے صراط مستقیم پر چلنے کی دعا کرتا ہے اور ان لوگوں کی راہ سے دور رہنے کی توفیق مانگتا ہے جو اللہ کے غضب اور قہر کے حقدار قرار پائے اور اپنی ہٹ دھرمی اور انا پرستی کی وجہ سے گمراہ کیے گئے۔ لیکن اگر کسی بھی مسلمان سے پوچھا جائے جو قرآن پاک سے ہلکا سا بھی شغف رکھتا ہو کہ مغضوب علیہ اور الضالین سے کون مراد ہے تو فوراً جواب دیا جائے گا کہ یہودی اور عیسائی۔ ان الفاظ کو انہی دو گروہوں تک محصور کر دیا گیا ہے اگرچہ یہ بات درست ہے کہ اس آیت سے مراد یہ لوگ ہیں کیونکہ اس کی تشریح خود رسول اللہ ﷺ نے فرما دی تھی۔ سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ کیا یہی لوگ مقہور ہیں؟ انہی کی طرح کی عادات رکھنے والے مسلمانوں کا کیا حال ہوگا؟ وہ کیوں مقہور و گمراہ قرار پائے؟ اور کیا سارے یہودی مقہور اور سارے عیسائی گمراہ ہیں؟

﴿وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾

''اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لیے بہتر تھا ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں۔''

﴿لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝﴾ (آل عمران)

''یہ سارے کے سارے یکساں نہیں، بلکہ ان میں سے ایک جماعت حق پر قائم رہنے والی ہے جو راتوں کے وقت کلام اللہ کی تلاوت بھی کرتے ہیں اور اللہ کے حضور سجدہ ریز بھی ہوتے ہیں۔''

ان آیات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کچھ اوصاف و عادات ہیں جو یہودیوں کی اکثریت میں ہونے کی وجہ سے مغضوب قرار پائے، اگر ان اوصاف کا مطالعہ کیا جائے جن کی وجہ سے وہ مقہور و گمراہ ہوئے تبھی ایک مسلمان بھی قرآن کی سے صحیح ہدایت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا، کیونکہ اگر وہی اوصاف ایک مسلمان کے اندر بھی پائے جائیں جن کی موجودگی ایک یہودی کو اللہ کے غضب کا سزاوار بنا دیتی ہے تو کیا مسلمان اسی عادت کی وجہ سے اللہ کے غضب سے بچ جائے گا؟

اہل ایمان کا وطیرہ یہ ہے کہ وہ حق کو پہچانتے ہیں اور حق کا علم ہو جانے کے بعد تمام تر خواہشات نفس کی قربانی دیتے ہوئے صرف اور صرف حق پرستی عمل پیرا ہوتے ہیں، جبکہ یہودیوں نے حق کو پہچان تو لیا لیکن اس پر عمل سے گریزاں رہے جس کی وجہ سے اللہ کا غضب ان پر نازل کیا گیا اور عیسائیوں نے حق کو پہچاننے سے ہی انکار کر دیا اس وجہ سے گمراہ قرار پائے اللہ کی نازل کردہ تعلیمات کی بجائے عمل کے نئے نئے پہلو تلاش کیے۔ اگر آج بھی کوئی شخص اپنے لیے قرآن و صاحب قرآن سے ہٹ کر عمل کی نئی راہیں ایجاد کرتا ہے اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت بھی دیتا ہے تو جان لینا چاہیے کہ اس آیت کا مصداق صرف یہودی اور عیسائی نہیں بلکہ ہر وہ شخص ہے جو ان کے اوصاف کو اپناتا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝﴾ (آل عمران)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر رسول آ گئے ہیں تا کہ تم ایمان لاؤ اور تمہارے لیے بہتری ہو اور اگر تم کافر ہو گئے (ہدایت سے روگردانی کی) تو یاد رکھو اللہ ہی کے لیے ہے ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی رحمہ اللہ

امام کے فرائض

[إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ، وَالضَّعِيفَ، وَالْكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ] (متفق علیہ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ نماز میں تخفیف کرے اس لئے کہ ان میں بیمار، کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی اکیلے نماز پڑھتا ہو تو جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ہر معاملے میں درمیانہ روی اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے، اسی اصول کے مطابق نماز پڑھانے والے امام کو تعلیم دی کہ جب وہ کسی قوم کو نماز پڑھائے تو اس پر لازم ہے کہ لمبی نماز پڑھانے سے گریز کرے اور نماز میں تخفیف کرنے کا سبب بیان فرما دیا کہ نماز میں کچھ ایسے لوگ بھی شریک ہوتے ہیں جو اپنی بیماری، کمزوری اور بڑھاپے کی بنا پر لمبا قیام نہیں کر سکتے۔ لمبے لمبے سجدے ان کے لئے ممکن نہیں ہوتے اور امام کی اقتداء کے نتیجے میں انہیں تکلیف ہوتی ہے جس سے ان کی نماز کی طرف توجہ قائم نہیں رہتی، وہ اسی فکر میں ہوتے ہیں کہ کب امام نماز مکمل کرے۔ امام پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے مقتدیوں کا خیال رکھے اور نماز مختصر پڑھائے۔

مختصر کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ وہ کسی رکن نماز کو ادھورا چھوڑ دے بلکہ ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرے اور لمبی سورت کے بجائے چھوٹی سورت کی تلاوت کر لے۔ رکوع اور سجود میں تسبیحات کم پڑھ لے یعنی سات یا پانچ کے بجائے تین مرتبہ پڑھ لے مگر ارکان نماز کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے، اس لئے کہ عجلت سے پڑھی ہوئی نماز اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھاتے تو اعتدال یعنی سکون و اطمینان اور میانہ روی اختیار فرماتے اور جب اکیلے نماز پڑھتے تو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ قدم مبارک سوج جاتے تھے اور اگر آپ دوران جماعت کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو نماز مختصر فرما دیتے تا کہ اس کی ماں کو بچے کے رونے کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ چونکہ نماز باجماعت میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور بچے بھی، کمزور اور بیمار بھی۔ ان سب کا خیال رکھنا امام کی ذمہ داری ہے کہ وہ لمبی نماز پڑھا کر ان کو مشکل میں نہ ڈالے بلکہ مختصر اور درمیانے درجے کی نماز پڑھائے تا کہ ارکان بھی صحیح طور پر ادا ہوں اور مقتدی پریشانی سے محفوظ رہیں۔

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء ...... یوم پاکستان

اس میں شک نہیں کہ پاکستان ایک نظریاتی' اسلامی اور فلاحی مملکت ہے جس کے پس منظر میں صدیوں کی تاریخ اور اسلامیان برصغیر کی بے مثال قربانیوں کی داستان موجود ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ علامہ اقبالؒ نے اپنے خطبہ الہ آباد (۱۹۳۰ء) میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ وطن کا تصور پیش کیا تھا۔ چنانچہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت میں مینار پاکستان کے وسیع میدان میں قرار داد پاکستان منظور کی گئی اور انہوں نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا تھا کہ ''ہندو اور مسلمان کبھی ایک قوم کی صورت میں نہیں ڈھلے' نہ ہی دونوں میں شادیاں ہوتی ہیں' نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ دونوں کا تعلق ایسی تہذیبوں سے ہے جن کے افکار وتصورات باہم متصادم ہیں۔ ایک کا ہیرو دوسرے کا دشمن ہوتا ہے۔ ایک کی فتح دوسرے کی شکست ہوتی ہے۔ ایسی دو قوموں کو آپس میں ایک نظام میں باندھ دینا جس میں ایک اقلیت اور دوسری اکثریت میں ہو' اس کا نتیجہ بے چینی اور تباہی کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ اس صدارتی خطبے کے اس اقتباس کو قرار داد پاکستان کی روح قرار دیا جا سکتا ہے۔ آج بھارت اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمان کسمپرسی' غربت بے بسی اور موت وحیات کی کشمکش میں زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں تو لاکھوں مسلمان جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ آج بھی وہاں ہندو کی ظالم فوج کا ظلم وستم جاری ہے۔ ہر روز کئی مسلمان زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں۔ تحفظ انسانیت کی دعویدار تنظیمیں اور اقوام متحدہ بھی خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ قرار داد پاکستان ایک آزاد مملکت کا سنگ میل ثابت ہوئی۔ سات سال کے مختصر عرصہ میں بانی پاکستان کی مخلصانہ قیادت میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کا نقشہ عالم پر ظہور ہوا اور دنیا کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا کہ مسلمان اگر خلوص نیت سے متحد ہو جائیں تو تاریخ کا رخ موڑ سکتے ہیں اور ملک کا نقشہ تبدیل کر سکتے ہیں۔ پاکستان کا تصور درحقیقت ایک تاریخی بصیرت کا اعجاز تھا اور اس کی تشکیل میں تاریخی وملی قوتیں کارفرما تھیں۔ تاریخ نے یہ کرشمہ ۱۹۴۷ء میں ہی نہیں دکھلایا بلکہ یہ اعجاز مسلمان قوم کی چودہ سو سالہ تاریخ کے مختلف ادوار میں دیکھا جا سکتا ہے۔ بعض لوگ قیام پاکستان کے محرکات کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ پاکستان معاشی ضرورت کی پیداوار ہے جو کہ حقائق کے سراسر خلاف ہے۔ اس لیے کہ پاکستان خالصتاً ایک نظریہ' ایک عقیدہ اور ایک نصب العین کی پیداوار ہے جس کا مقصد ایسے خطۂ ارض کا حصول تھا جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال سکیں اور ایسا معاشرہ ترتیب پا سکے جہاں امن وامان کے ساتھ اسلامی اقدار کی فرمانروائی ہو سکے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج یہاں بیرونی قوتوں کی خوشنودی کے لیے پاکستان کو لبرل اور سیکولر بنانے کی سازشیں کی جا رہی ہیں جبکہ پاکستان اور اسلام لازم وملزوم ہیں۔ یہاں اسلامیان پاکستان لبرازم اور سیکولرازم کو کسی صورت برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ ملک لا الٰہ الا اللہ کے نام پر بنا ہے اور اسی کا دستور چلے گا۔

۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء ...... المناک سانحہ:

جب بھی ۲۳ مارچ کا دن آتا ہے تو ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کی تلخ یادیں تازہ ہو جاتی ہیں کیونکہ اس روز مینار پاکستان کے پہلو' قلعہ لچھمن سنگھ مین بازار' فوارہ چوک لاہور میں یوم پاکستان کے حوالہ سے جمعیت اہل حدیث کا جلسہ ہو رہا تھا جس کا انتظام اہل حدیث یوتھ فورس نے سنبھال رکھا تھا۔ جلسہ سے خطیب ملت حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ اور ممتاز عالم دین مولانا حبیب الرحمن یزدانی نے خطاب فرمانا تھا۔ جلسہ اپنے جوبن پر تھا اور حضرت یزدانی کی تقریر اپنے اختتام کو چھو رہی تھی کہ حضرت علامہ قائدانہ انداز میں سٹیج پر نمودار ہوئے تو یوتھ فورس کے شاہینوں اور پورے مجمع نے پرجوش نعروں سے ان کا استقبال کیا جس سے پنڈال میں ایک عجیب سماں پیدا ہو گیا۔ پھر حضرت علامہ کی تقریر کا آغاز ہوا۔ پورا مجمع سراپا گوش تھا اور تقریر کا مرکزی نکتہ یہ تھا کہ مسلمان متحد ہو کر

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانویؒ

اس شمارہ میں

ادارہ سے جملہ خط وکتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث'' دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
106 راوی روڈ لاہور 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ زر تعاون بھیجنے کے لیے
میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک
سالانہ ...... 600/- روپے
ششماہی ...... 350/- روپے
[illegible] ...... 650/- روپے
[illegible] ...... 6000/- روپے
فی پرچہ ...... 20/- روپے

پبلشر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لیے ''ماسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ہی اپنی عظمت رفتہ کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کا خطاب پورے زیر و بم کے ساتھ جاری تھا کہ شاعر مشرق علامہ اقبال کے شعر کا یہ مصرع ہی تھا۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ

اور مصرع مکمل نہیں ہوا تھا کہ پنڈال میں خوفناک دھماکہ ہوا۔ جلسہ درہم برہم اور اندھیرا چھا گیا۔ زخمیوں کو فوری طور پر ہسپتال پہنچانے کا انتظام ہوا۔ ان میں مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی' مولانا عبدالخالق قدوسی' صدر اہل حدیث یوتھ فورس محمد خاں نجیب و دیگر سات افراد شہید ہو گئے۔ ۸۰ کے قریب زخمی ہوئے ان میں رانا محمد شفیق خاں پسروری بھی تھے۔ چند روز بعد حضرت علامہ کو زخمی حالت میں حکومت سعودیہ نے خصوصی طیارے کے ذریعے علاج کے لیے الریاض پہنچانے کا انتظام کر دیا۔ وہاں ماہر ترین ڈاکٹروں نے علاج کی تمام تدابیر اختیار کیں مگر صورت یہ تھی

ملک الموت کو ہے ضد کہ جان لے کے ٹلوں سر بسجدہ ہے مسیحا کہ میری بات رہے

آخر وہ ۳۰/۳۱ مارچ کی درمیانی شب کو اللہ کے دربار پہنچ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ مفتی اعظم سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز نے پڑھائی اور مدینہ منورہ لے جا کر مرحوم کو جنت البقیع میں رحمت باری کے سپرد کر دیا۔

اس حادثہ سے اہل حدیث پر ایک قیامت گزر گئی۔ اس پر کونسی آنکھ تھی جو نم نہ ہوئی اور کونسی زبان تھی جو دعاؤں سے تر نہ تھی۔ کیا اہل حدیث قائدین کا یہ قصور تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تبلیغ کرتے تھے؟ اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے داعی تھے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر عربی' اردو اور فارسی کے سکالر تھے۔ اردو اور عربی کے شعلہ بیان مقرر اور مایہ ناز سیاستدان تھے۔ متعدد عربی کتابوں کے مصنف تھے جو عرب یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہیں۔ کسی دینی جلسہ میں یہ پہلا سانحہ تھا جس سے دینی وجمہوری قوتوں کا بڑا نقصان ہوا۔ اہل حدیث اپنی بے باک قیادت سے محروم ہو گئے۔ ایسے حالات میں جب جماعت پر غم واندوہ کے پہاڑ ٹوٹ چکے تھے' احباب جماعت کا ان سے متاثر ہونا ایک فطری امر تھا۔ ایسے کٹھن حالات میں علامہ پروفیسر ساجد میر ﷾ تھے جنہوں نے جماعت میں نظم اور استحکام پیدا کرنے کے لیے شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ دورے کیے اور لوگوں میں جماعتی کام کے لیے جذبہ وشوق بحال کیا۔ اب بحمد اللہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان علامہ پروفیسر ساجد میر ﷾ کی امارت میں پوری دنیا میں معروف ہے۔ پاکستان اور عرب دنیا میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کو ہی اہل حدیث کی نمائندہ جماعت تسلیم کیا جاتا ہے۔ ائمہ حرمین شریفین' امیر محترم کی بیحد عزت واحترام کرتے ہیں۔ سماحۃ الشیخ عبدالرحمٰن السدیس ﷾ اور امام کعبہ سعود شریم ﷾ تو انہیں باپ کی حیثیت دیتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے حل وعقد حضرات امیر محترم کو ہر سال اپنی عالمی دعوت کانفرنس میں مدعو کرتے ہیں اور ان کا خصوصی خطاب ہوتا ہے۔ مجھے ۲۰۱۵ء میں کینیڈا جانے کا اتفاق ہوا اور وہاں دو تین خطباء کرام سے ملاقات کا بھی موقع ملا وہ بھی حضرت پروفیسر صاحب کی دینی اور علمی خدمات کے معترف ہیں۔

آخر میں ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ ایسے سانحات کے مجرموں کو بے نقاب کرے اور انہیں قرار واقعی سزا دے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر پہلے سانحہ کے مجرموں کو پکڑ کر سزا دی جاتی تو یہ سلسلہ آگے نہ بڑھتا۔

ردالفساد آپریشن کا رخ گستاخانِ رسول ﷺ کی طرف موڑنے کی ضرورت ہے۔ امیر محترم

جسٹس شوکت صدیقی نے سچے عاشق رسول ﷺ ہونے کا حق ادا کیا ہے' ہم ان کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں۔ چوہدری نثار علی خاں کا عزم حوصلہ افزا ہے

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ردالفساد آپریشن کا رخ گستاخان رسول ﷺ کی طرف موڑنے کی ضرورت ہے۔ چوہدری نثار علی خاں کا سوشل میڈیا پر توہین کے مرتکب عناصر کے خلاف کارروائی کا عزم حوصلہ افزا ہے۔ جسٹس شوکت صدیقی نے سچے عاشق رسول ﷺ ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ ہم ان کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں۔ جو لوگ سوشل میڈیا کو فتنہ پروری اور فساد پھیلانے کے لیے استعمال کر رہے ہیں وہ کسی رعایت کے مستحق نہیں۔ حکومت ہر قسم کے میڈیا کے لیے ضابطہ اخلاق ترتیب دے۔ آزادی اظہار کے نام پر کسی مقدس ہستی کی توہین برداشت نہیں کی جائے گی۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ہمارے نبی ﷺ کی ذات کو بے توقیر کرنا عالمی ایجنڈا ہے جسے دنیائے اسلام پوری قوت سے ناکام بنائے گی۔ پاکستان میں جرأت تحقیق کے نام پر جو ادارے مذہب اور مقدس ہستیوں کی توہین کر رہے ہیں ہم انہیں متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ باز آ جائیں ورنہ شدید ردعمل آئے گا۔ ہماری برداشت اور صبر کا امتحان نہ لیا جائے۔ دلیل کے ساتھ مکالمہ اور علمی تبادلے کے ہم بھی قائل ہیں مگر کسی کو بے لگام ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔ آزادی اظہار کے نام پر تضحیک اور تضحیک برداشت نہیں کی جا سکتی۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا یہاں صرف اسلام کا سکہ چلے گا۔ لبرل ازم کی آڑ میں ہم دینی اقدار اور اسلامی شعائر کو پامال نہیں ہونے دیں گے۔ ہمیں اپنے نبی ﷺ اور اسکے دین کی حفاظت کے لیے جان کی قربانی بھی دینا پڑے تو دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عہدے اور مناصب کیا ہمارے ماں باپ اولاد ہر چیز آقا ﷺ کی ناموس پر قربان ہے۔ انہوں نے تمام دینی جماعتوں کو ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ اور دفاع کے لیے متحد ہو کر چلنے کی دعوت دی اور کہا کہ طاغوت متحد ہو چکا ہے' دینی قوتوں کو باہمی مسلکی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر ناموس رسالت ﷺ کے دفاع کے لیے ایک ہو جانا چاہیے تب ہی سیکولر اور دین دشمن عناصر کا صحیح معنوں میں مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

احکام و مسائل

حافظ مولانا ابو محمد عبدالستار الحماد نائب
مرکز الدراسات الاسلامیہ
Mob 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

مسافر کی امامت اور قصر کی مسافت

سوال ایک مسافر کتنی مسافت پر نماز قصر کر سکتا ہے اور اس کے لیے کتنے دنوں تک نماز قصر کی اجازت ہے۔ نیز بتائیں کہ حجاج کرام اور عمرہ کرنے والے اگر مدینہ طیبہ یا مکہ مکرمہ میں نماز باجماعت ادا نہ کر سکیں تو کیا انفرادی طور پر نماز قصر پڑھ سکتے ہیں؟ ان تمام سوالات کا جواب قرآن وحدیث سے دیا جائے۔

جواب نماز قصر کے لیے کم از کم کتنی مسافت ہے؟ اس کے متعلق علمائے سلف میں اختلاف ہے اہل ظاہر کے نزدیک ایک نماز قصر کے لیے مسافت کی کوئی حد نہیں۔ ان کے نزدیک ہر سفر میں نماز قصر کی جا سکتی ہے خواہ سفر کم ہو یا زیادہ۔ ہمارے رجحان کے مطابق رسول اللہ ﷺ سے نماز قصر کے لیے مقدار سفر کی کوئی صریح قوی روایت نہیں ملتی' البتہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ایک سفر سے استنباط کیا ہے کہ کم از کم نو میل کی مسافت پر نماز قصر کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ آپ کے شاگرد یحییٰ بن یزید نے آپ سے نماز قصر کے لیے مسافت کی مقدار کے متعلق سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ جب رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسخ کا سفر کرتے تو نماز قصر ادا کرتے۔ (مسلم' صلوٰۃ المسافرین: ۶۹۱)

واضح رہے کہ روایت میں سفر کی تعیین کے متعلق تردد تین میل یا تین فرسخ ایک راوی کو شبہ ہوا ہے۔ محدثین کے ہاں تین میل کی بجائے تین فرسخ مراد لینا زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ تین فرسخ میں تین میل بھی آ جاتے ہیں اور ایک فرسخ میں تین میل ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے نو میل کی مسافت پر جانا ہے تو اپنے شہر یا گاؤں کی حد سے نکل کر نماز قصر کر سکتا ہے۔ اس بات کی وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ حدیث میں میل سے مراد برطانوی میل مراد نہیں جو ۱۷۶۰ گز کا ہوتا ہے بلکہ حجازی میل مراد ہے جس میں ۲۶۲۵ گز ہوتے ہیں موجودہ اعشاری نظام کے مطابق ایک حجازی میل تقریباً اڑھائی کلومیٹر کے برابر ہے۔ اس اعتبار سے نو حجازی میل کے ساڑھے بائیس کلومیٹر بنتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے ساڑھے بائیس کلومیٹر کی مسافت پر جانا ہو تو اسے اپنے گاؤں یا شہر کی حدود سے نکل کر نماز قصر کرنے کی اجازت ہے۔

مسافر کو کتنے دنوں تک نماز قصر کی اجازت ہے؟ اس کے متعلق بھی رسول اللہ ﷺ سے کوئی صریح حکم مروی نہیں' البتہ آپ کے عمل مبارک سے پتہ چلتا ہے کہ دوران سفر منزل مقصود پر پہنچنے اور روانگی کے دن کے علاوہ اگر تین دن اور تین رات ٹھہرنے کا پختہ ارادہ ہے تو نماز قصر ادا کرنا چاہیے۔ اس سے زیادہ قیام مقصود ہو تو نماز پوری پڑھنا ہوگی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر چار ذوالحجہ صبح کے وقت مکہ مکرمہ پہنچے اور آٹھویں ذوالحجہ کو صبح کی نماز پڑھ کر منیٰ کو روانہ ہوئے یعنی آمد اور روانگی کا دن نکال کر پانچ' چھ اور سات ذوالحجہ تک پورے تین دن اور تین رات مکمل مکہ میں قیام کیا' اس دوران آپ نماز قصر ادا کرتے رہے اور آپ کا یہ قیام اتفاقی نہیں بلکہ حسب پروگرام تھا۔ دوسرے الفاظ میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ دوران سفر اکیس نمازیں ادا کرنے تک قیام رکھنا ہو تو نماز قصر ادا کرنے کا ثبوت خود رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے' اس موقف کی تائید رسول اللہ ﷺ کے ایک اور فرمان سے بھی ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے مہاجرین کو مناسک حج ادا کرنے کے بعد صرف تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرنے کی اجازت دی تھی' حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''حج کرنے کے بعد مہاجر تین دن تک مکہ میں ٹھہر سکتا ہے۔'' (مسلم' الحج: ۳۲۹۷)

چونکہ مہاجرین نے اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے مکہ مکرمہ چھوڑا تھا' اس لیے مکہ فتح ہونے کے باوجود ان کی مسافرانہ حالت برقرار رہنی چاہیے تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق تین دن اور تین رات کے قیام سے ایک مسافر انسان مقیم کے حکم میں نہیں آتا بلکہ اس قدر قیام کرنے سے اس کی مسافرانہ حالت برقرار رہتی ہے۔ اس بناء پر محدثین کی اکثریت کا یہ موقف ہے کہ آمد اور روانگی کے دن کو نکال کر اگر پورے تین دن اور تین رات قیام کا پختہ ارادہ ہو تو نماز قصر پڑھی جا سکتی ہے۔ البتہ کسی جگہ پر آدمی مجبوری کی بنا پر رکا ہوا ہو اور اسے ہر وقت یہ خیال دامن گیر ہو کہ مجبوری ختم ہوتے ہی اپنے گھر واپس چلا جاؤں گا' ایسی غیر یقینی صورت حال کے پیش نظر بلا تعین مدت نماز قصر پڑھنے کی اجازت ہے خواہ وہ چھ ماہ تک وہاں رکا رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسی متعدد مثالیں کتب حدیث میں موجود ہیں کہ انہوں نے ایسے غیر یقینی حالات میں لمبی مدت تک کے لیے نمازیں قصر کر کے پڑھی ہیں۔

اس مقام پر یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ حجاج کرام کے لیے آٹھ ذوالحجہ سے تیرہ ذوالحجہ تک نماز قصر کرنا مناسک حج میں شامل ہے خواہ حج کرنے والا مقامی ہی کیوں نہ ہو۔ وہاں میدان عرفات اور دیگر مقامات میں امام بھی قصر نماز پڑھاتا ہے اور تمام حجاج اس کے ہمراہ قصر ہی پڑھتے ہیں۔ اگر وہ انفرادی طور پر پڑھیں تو بھی انہیں قصر ہی پڑھنا ہوگی۔ اس کے علاوہ مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ میں قیام کے دوران وہ امام کے ساتھ پوری نماز پڑھیں گے۔ اگر وہ انفرادی طور پر نماز پڑھتے ہیں اور ان کا قیام تین دن اور تین رات سے زیادہ ہے تو پوری نماز پڑھنا ہوگی۔ یہی حکم عمرہ کرنے والے کے لیے ہے۔ واللہ اعلم!

دوران سجدہ پاؤں کی ایڑیاں ملانا

سوال جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہم اپنا پاؤں دوسرے نمازی کے پاؤں کے ساتھ ملاتے ہیں' کیا سجدہ کی حالت میں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے اور پاؤں کو کھلا رکھنا چاہیے؟ یا دوران سجدہ اپنے پاؤں ملا کر رکھنے کا حکم ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب دوران جماعت صف بندی کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ صف بندی میں' صف کو سیدھا رکھنا' کندھے سے کندھا ملانا اور پاؤں سے پاؤں ملانا انتہائی ضروری ہے۔ ایسا نہ کرنے کو رسول اللہ ﷺ نے دلوں میں اختلاف کا باعث قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا صف بندی کے متعلق ارشاد گرامی ہے: ''صفوں کو سیدھا کرو' کندھوں کو برابر رکھو' دوران صف پیدا ہونے والے خلا کو پر کرو' اپنے بھائیوں کیساتھ نرمی اختیار کرو' شیطان کے لیے شگاف مت رہنے دو' جو نمازی صف ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اپنا تعلق جوڑتے ہیں اور جو صف کو توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنا تعلق توڑ لیتے ہیں۔'' (ابوداود' الصلوٰۃ: ۶۶۶)

اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ دوران جماعت ایک نمازی کو دوسرے نمازی کے ساتھ پاؤں ملا کر کھڑے ہونا چاہیے' لیکن دوران سجدہ نمازی کو اپنے پاؤں ملا کر سجدہ کرنا چاہیے۔ جیسا کہ امام ابن خزیمہؒ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''دوران سجدہ دونوں ایڑیوں کو ملا کر رکھنا'' (صحیح ابن خزیمہ' الصلوٰۃ' باب نمبر ۱۹۱)

پھر انہوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے' آپ فرماتی ہیں: ''میں نے ایک دن' رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا' میں نے دیکھا کہ آپ دوران نماز سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں' آپ اپنی ایڑیاں دوران سجدہ ملائے ہوتے تھے اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ تھیں۔'' (صحیح ابن خزیمہ: ج۱' ص ۳۲۸)

اس طرح امام بیہقیؒ نے بھی یوں عنوان قائم کیا ہے اور مذکورہ حدیث بطور ثبوت بیان کی ہے۔ (بیہقی: ج۲' ص ۱۱۶)

امام حاکم فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں دوران سجدہ ایڑیوں کو ملانے کا حکم ہے۔ (مستدرک الحاکم: ج۱' ص ۳۵۲)

ہمارے رجحان کے مطابق دوران نماز' نمازی کو سجدہ اور تشہد کے علاوہ اپنے پاؤں دوسرے کے پاؤں کے ساتھ ملانے چاہئیں اور دوران سجدہ' اپنے پاؤں جوڑ کر رکھنے چاہئیں۔ واللہ اعلم!

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا

سوال ہماری مسجد کے امام معذور ہیں اور وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھاتے ہیں۔ کیا شرعاً اس بات کی اجازت ہے کہ مستقل طور پر کوئی امام جماعت کراتا رہے' قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کریں کیونکہ ہماری مسجد میں یہ مسئلہ باعث نزاع بنا ہوا ہے۔

جواب کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے یا پڑھانے کے متعلق ہم افراط وتفریط کا شکار ہیں' کچھ حضرات تو کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے جبکہ بعض حضرات اپنا کاروبار ٹھیک طرح سے کرتے رہتے ہیں لیکن مسجد میں آ کر رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔ ایسی مساجد' کانفرنس ہال دکھائی دیتی ہیں۔ ہمارے رجحان کے مطابق احادیث میں معذور اور بیمار حضرات کے لیے نماز پڑھنے کا طریقہ تفصیل سے بیان ہوا ہے:

- وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے خواہ ٹیڑھا کھڑا ہو یا دیوار کے سہارے یا بوقت ضرورت لاٹھی کا سہارا لے۔
- اگر کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے اور افضل ہے کہ چوکڑی مار کر پڑھے۔
- اگر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو قبلہ رخ لیٹ کر نماز پڑھ لے۔
- اگر قبلہ رخ نہیں ہو سکتا تو جس طرف بھی آسانی ہو ادھر منہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔
- اگر رکوع وسجود نہ کر سکتا ہو تو سر کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کیا جا سکتا ہے۔
- اگر بیٹھنے میں دقت ہو تو کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھی جا سکتی ہے لیکن اس کے لیے مساجد میں کرسیاں رکھنا محل نظر ہے۔ اس کے لیے ہر نمازی اپنا بندوبست خود کرے۔

اسی طرح معذور امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عمر کے آخری حصے میں حالت بیماری میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کے پہلو میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور آپ کے پیچھے باقی صحابہ کرام ؓ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔ (بخاری' الاذان: ۶۸۳)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ معذور امام جو بیٹھ کر نماز پڑھاتا ہے' اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس صورت میں استمرار اور دوام اچھا نہیں۔ بہتر ہے کہ امامت کے لیے کسی دوسرے صحت مند امام کا بندوبست کیا جائے' اگر کسی دوسرے امام کا بندوبست نہ ہو سکتا ہو تو ہنگامی طور پر معذور امام کے پیچھے نماز ادا کی جا سکتی ہے جو بیٹھ کر نماز پڑھاتا رہے' اس سلسلہ میں افراط اور تفریط سے کام نہ لیا جائے' ایسے معاملات خوش اسلوبی سے حل کرنے چاہئیں۔ اہل مسجد کو چاہیے کہ وہ ایسے مسائل کو باعث نزاع نہ بنائیں۔ واللہ اعلم!

رب کی رضامندی... عظیم عبادت

امام مسجد الحرام

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر ماہر المعیقلی حفظہ اللہ

مترجم: جناب عبدالقیوم عبدالستار
نظرثانی: جناب حافظ یوسف سراج

تاریخ — 20 جمادی الاولیٰ 1438ھ/17 فروری 2017ء

حمد وثناء کے بعد!

اے مسلمانو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو تقویٰ الٰہی اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں' جو آدمی تقویٰ اختیار کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے اجر میں بہت زیادہ اضافہ کر دیتا ہے۔

اللہ کے ولیوں کو اللہ کی طرف سے ملنے والے بڑے انعامات میں سے ایک انعام اللہ کی رضامندی ہے یہ ایک بہت بڑا مرتبہ ہے جسے اللہ کریم کے نیک بندے حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اس رضا مندی سے مراد یہ ہے کہ جن کاموں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے انہیں بخوشی کیا جائے اور جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے روک دیا ہے انہیں بخوشی چھوڑ دیا جائے اور ہر خوشی وغمی میں اللہ کے احکامات پر عمل پیرا رہنا بھی اللہ کی رضا مندی والے کاموں میں شامل ہے۔ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہونے والے شخص سے کون مراد ہے تو انہوں نے جواب دیا: ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ کاموں کے قریب بھی نہ جائے۔"

یاد رکھو! اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کیلئے وہی کچھ پسند فرماتا ہے جس میں ان کی بھلائی ہو۔ جو آدمی اللہ سے راضی ہو جاتا ہے تو اللہ بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ اگر کسی بندے کو اللہ کی رضا مندی حاصل ہو جائے تو یہ اس کیلئے جنت اور اس کی نعمتوں سے بھی بڑا انعام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا اے جنتیو! وہ جواب دیں گے کہ جی اللہ! ہم حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ کیا تم راضی ہو تو وہ کہیں گے کہ اے اللہ! تو نے ہمیں اتنا نوازا ہے جتنا اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو نہیں نوازا پھر بھلا ہم کیسے راضی نہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی بہترین سے نوازنے لگا ہوں۔ جنتی کہیں گے کہ اے اللہ! اس جنت سے افضل اور کیا ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تم پر اپنی رضا مندی لکھ دی ہے' اب میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

اے مومنو! اگر انبیاء کرام کی سیرتوں کا مطالعہ کیا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ ان کی ساری زندگی اللہ کی رضا مندی کے حصول میں گزری ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف رب کی رضا مندی حاصل کرنے میں لگے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں قرآن میں فرمایا ہے کہ کوہِ طور پر جلدی جانے کے موقع پر موسیٰ نے کہا: (اے اللہ) میں نے تیری طرف آنے میں جلدی کی ہے تاکہ تو راضی ہو جائے۔ سیدنا سلیمان' اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ اے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی ہیں اور میرے والدین پر بھی اور مجھے ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جن سے تو راضی ہو جائے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما لے۔ اللہ کے نبی زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد کی دعا مانگتے ہوئے کہتے تھے (اے اللہ) تو مجھے اپنی خاص رحمت سے وارث عطا فرما، جو میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا وارث ہو، اے اللہ! میری اولاد کو بھی اپنی رضا سے نواز دینا۔ ہمارے نبی ﷺ سب سے زیادہ اللہ سے راضی رہنے والے تھے اور سب سے زیادہ اللہ کی رضا مندی کا سوال کرنے والے۔ آپ ﷺ کے ارشادات اور اعمال سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ہمیشہ اللہ کی رضا حاصل کرنے میں لگے رہتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہیں پایا تو میں نے آپ ﷺ کو ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے قدم پہ پڑا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضی سے پناہ مانگتا ہوں اور معافی کے ذریعے تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ تیری حمد وثنا کے کلمات کو میں شمار نہیں کر سکتا۔ اے اللہ! تو اسی طرح قابل تعریف جس طرح تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ (مسلم)

آپ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے، اے اللہ! میں تیرے فیصلوں کے بعد تیری رضا مندی کا سوالی ہوں اور مرنے کے بعد خوشگوار زندگی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے چہرے کے دیدار کی لذت کا سوالی ہوں اور تیری ملاقات کا دل میں شوق رکھنے کا سوال کرتا ہوں۔ (نسائی)

آپ ﷺ کی محبوب ترین بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جدائی ہو یا آپ ﷺ کی اولاد میں سے کسی کی وفات ہو یا پھر آپ ﷺ کے چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا موقع ہو یا آپ ﷺ کو کسی صحابی کی وفات کا غم ہو، ہر موقع پر آپ ﷺ کی زبان مبارک سے صرف وہی الفاظ نکلے جن میں اللہ کی رضا تھی۔ جب آپ ﷺ کا بیٹا ابراہیم بیمار ہوا تو سیدنا انس فرماتے ہیں (جنہوں نے ابراہیم کو وفات کے موقع پر دیکھا۔): میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ مگر زبان سے یہ الفاظ جاری تھے، آنکھ سے آنسو چھلک رہے ہیں، دل غمگین ہے مگر زبان سے صرف وہی الفاظ نکلیں گے جو اللہ کی رضا مندی کا باعث بنیں۔ اللہ کی قسم! اے ابراہیم ہم تیری جدائی کی وجہ سے غمزدہ ہیں۔

اللہ کی رضا مندی سے بڑھ کر آپ ﷺ کو کوئی چیز محبوب نہیں تھی اور نہ ہی آپ ﷺ کی نگاہ میں اللہ کی رضا

اللہ کے ولیوں کو اللہ کی طرف سے ملنے والے بڑے انعامات میں سے ایک انعام اللہ کی رضا مندی ہے یہ ایک بہت بڑا مرتبہ ہے جسے اللہ کریم کے نیک بندے حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

مندی سے بڑھ کر کوئی چیز بڑی تھی۔ اسی لیے اگر آپ ﷺ کے پیروکاروں کو دیکھا جائے تو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے ہیں اور نیک لوگوں کے دل خشیت الٰہی کی وجہ سے دہل جایا کرتے تھے، انہوں نے تو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنی جانوں کا سودا کرلیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا پانے کے لیے اپنی جانوں کا سودا کر لیتے ہیں اور اللہ بندوں پر نرمی کرنیوالا ہے۔''

اللہ کے نیک بندوں کی دوستی اور دشمنی اللہ ہی کیلئے ہوتی ہے' ان کے رکوع اور سجدے بھی اللہ کیلئے ہوتے ہیں اور ان کے ذریعے وہ رب کی رضا مندی تلاش کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو آپ e کے ساتھ ہیں' وہ کافروں کے لیے سخت ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے لیے نرم ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ وہ رکوع اور سجدہ کر کے اللہ کی رضا مندی اور فضل کے طلبگار ہوتے ہیں۔''

اے مومنو! اللہ کی رضا مندی جسے مل جائے یہ اس کے لیے بہت بڑا مقام ہے اور جس کو یہ مقام نصیب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے۔ نبی ﷺ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے ابوسعید! جب آدمی اللہ کے رب ہونے پر' محمد ﷺ کے نبی اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم)

آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی یہ بھی ہے کہ ''کوئی بھی مسلمان صبح کے وقت یا شام کے وقت تین مرتبہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا و بمحمد ﷺ نبیا پڑھ لے تو اس بندے کا اللہ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ اللہ اسے روز قیامت راضی کرے۔'' (مسند احمد)

اسی رضا مندی کے ذریعے دنیا میں مسلمان ایمان کی لذت حاصل کرتا ہے، اسی سے مسلمان کو اطمینان اور خوش نصیبی ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا ہے۔'' (مسلم)

اے بندگانِ خدا! جو اللہ کے رب ہونے پر راضی رہا، اسے نیکی کرتے ہوئے لذت محسوس ہوتی ہے اور گناہ کو چھوڑنے میں بھی وہ لذت محسوس کرتا ہے۔ جو آدمی اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا، وہ شریعت کی اتباع میں اپنے لیے سعادت و خوش نصیبی پاتا ہے اور جو آدمی محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا وہ دلی طور پر مطمئن ہو کر آپ ﷺ کی سنت کی پیروی کرتا ہے اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سنا وہ فرما رہے تھے:

''جب تم کسی عمل کو کرنے کی دل میں لذت و مٹھاس محسوس نہ کرو تو اپنے آپ کو ملامت کرو، کیونکہ جو آدمی اخلاص سے عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی قدر دانی کرتا ہے اور اس عمل کے ذریعے اسے دلی اطمینان، لذت اور آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔ اگر کوئی آدمی عمل کر کے یہ لذت حاصل نہیں کرتا تو اس کے عمل میں شیطان کی دخل اندازی شامل ہے۔''

آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی یہ بھی ہے کہ ''کوئی بھی مسلمان صبح کے وقت یا شام کے وقت تین مرتبہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد ﷺ نبیا پڑھ لے تو اس بندے کا اللہ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ اللہ اسے روزِ قیامت راضی کرے۔''

دوسرا خطبہ!

اے مسلم لوگو! اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنا زندگی کا سب سے بڑا اور اہم مقصد ہے اور انسان کی عظیم ترین آرزو بھی یہی ہے اور یہ کامل ترین بندگی بھی ہے۔ جب کوئی مسلمان اللہ کے رب ہونے پر راضی ہو جائے تو وہ ایسے راستوں پر چلنے کی کوشش کرتا ہے جو اسے رب کی رضا مندی تک پہنچا دیتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے کے توحید اپنانے سے سب سے زیادہ راضی ہوتا ہے' اسی طرح قرآن مجید اور سنت رسول سے اس کی وابستگی سے بھی اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین چیزیں پسند کرتا ہے اور تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزیں یہ ہیں کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے وابستہ ہو جاؤ اور فرقوں میں نہ بٹو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے فضول گفتگو اور بے مقصد سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔'' (مسلم)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو آدمی دنیا سے اس حالت میں جدا ہوا کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اخلاص سے گواہی دیتا ہو، اور نماز قائم کرتا ہو' زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی سے راضی ہو جاتا ہے۔'' (مستدرک الحاکم)

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔ ذکر کرنیوالا رضا مندی کی سعادت کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ اسے دلی اطمینان نصیب ہوتا ہے اور وہ جتنا بھی پریشانیوں یا غموں میں گھر چکا ہو اللہ تعالیٰ اپنا ذکر کرنیوالوں کو اطمینان اور سکون ضرور عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا:

''یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں ان پر صبر کیجئے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح بیان کیجئے' رات کے اوقات میں اور دن کے شروع و آخر میں بھی تسبیح کیا کیجئے۔ شاید کہ تم پر راضی ہو جائے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں بہترین عمل کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ عمل کہ جس کی وجہ سے تم اپنے رب کی سب سے زیادہ رضا حاصل کر سکو' تمہارے درجات بلند ہو جائیں اور ایسی چیز کہ جو سونا و چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہو۔ تمہارے جہاد کرنے سے بھی بہتر ہو'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا ذکر!''

اللہ کی رضا مندی کو واجب کرنے والے کاموں میں نماز کی پابندی اور اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دینا

بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: اور کتاب میں سے اسماعیل کا ذکر کیجئے وہ وعدہ وفا کرنے والے رسول اور نبی تھے وہ اپنے اہل وعیال کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ تھے۔

اچھی بات اور اچھے معاملے کا دلوں پر بہت اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اچھی بات کرنے والے اور دوسروں سے بہترین معاملہ کرنے والے کو اپنی رضا مندی عطا کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں کوئی آدمی اللہ کی رضا مندی کا ایک کلمہ بولتا ہے تو اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ وہ ایک کلمہ کہاں تک پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ایک کلمے کی وجہ سے اس کیلئے اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے اور اپنی ملاقات کے دن تک اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے۔'' (ترمذی)

حسن سلوک اچھے معاملے اور گفتگو کی سب سے زیادہ مستحق وہ ہستیاں ہیں جو مخلوق کے درمیان تمہارے وجود کا سبب ہیں اور وہ تمہارے والدین ہیں اور ان کی رضا میں اللہ کی رضا ہے۔ ایک مسلمان والدین سے حسن سلوک کرنا کیسے بھول سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور والد کی ناراضی میں رب کی ناراضی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کی رضا مندی کو اپنی رضا کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ بندوں پر اللہ کا فضل وکرم اور احسان ہے کہ اس نے بڑی آسان آسان عبادتوں میں اپنی رضا رکھ دی ہے۔ جو آدمی اللہ کی حمد وثنا کرے اور نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی سمیٹ کر کامیابی حاصل کر لی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ میرا بندہ میرا دیا ہوا ایک بھی لقمہ کھائے تو اس پر میری تعریف کرے۔ یا ایک گھونٹ بھی پئے اور اس پر میری تعریف کرے۔''

بظاہر یہ چھوٹا سا عمل ہے مگر اس کا اجر بہت زیادہ ہے۔ اور ان تمام عبادتوں کا مجموعہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کیلئے پیش کر دینا اور اللہ کے دین اور اس کے رسول ﷺ کی نصرت اور حمایت کرنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا ہے جب وہ تمہاری بیعت درخت کے نیچے کر رہے تھے۔ ان کے دلوں کو اللہ جانتا ہے اللہ نے ان پر سکینت نازل فرما دی اور انہیں بہت بڑی فتح عطا کر دی۔

اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو حالت ایمان پر ہم سے پہلے وفات پا گئے ہیں۔ بندگانِ خدا! اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور فحاشی اور گناہوں سے منع کر دیا ہے اور سرکشی سے بھی روک دیا ہے تمہیں اللہ نصیحت کرتا ہے شاید تم نصیحت حاصل کرو۔ اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا۔ اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو وہ تمہیں مزید نوازے گا۔ اللہ کا ذکر سب سے بلند ہے تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔

..... ❁ .....

بقیہ: ہمارے اسلاف...... ایک تعارف

ہے کہ چور کا ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے؟ شیعہ کا نظریہ کچھ اور ہے اور سنی حضرات کا موقف اس کے برعکس ہے۔''

اس پر راقم الحروف نے فوراً اٹھ کر کہا: اس بارے میں ہمارے اکابر کب سے اتفاق کر چکے ہیں، بائیس نکات نکالیے اور ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ جنرل صاحب نے وزیر اطلاعات کو بائیس نکات لانے کے لیے کہا۔ وہ پرانے کاغذات میں سے ڈھونڈ کر ان نکات کا مسودہ لائے تو جنرل صاحب کی کوشش سے بائیس نکات کو باقاعدہ دستور کا حصہ بنا دیا گیا۔ اس وقت میں نے یہ بھی تجویز دی کہ بائیس نکات کو ملکی اخبارات اور ٹی وی میں سرکاری سطح پر مشتہر کیا جائے۔ اسی تجویز پر وزارت مذہبی امور کی جانب سے بڑے بڑے اشتہارات جلی طور پر اخبارات میں شائع کیے گئے، جن میں بائیس نکات کی تفصیلات بیان کی گئی تھی۔

ملک کی گذشتہ ستاون سالہ تاریخ شاہد ہے کہ اس نظریاتی مملکت کو اسلام کے اصولوں، قرآن وسنت کی راہ پر چلانے، قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے سلسلے کی تمام تحریکوں میں علمائے اہل حدیث کا کردار بہت روشن ہے۔

اللہ تعالیٰ محترم مولانا محمد یوسف انور صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے ہمارے لیے اپنے اکابر سے جڑے رہنے کی یہ سبیل پیدا کی ہے۔ دراصل اس کتاب میں شامل بیشتر مضامین مولف محترم کی وہ نگارشات ہیں جو وقتاً فوقتاً جماعتی رسائل و جرائد میں شائع ہوتی رہتی ہیں، جنھیں اب کتابی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولف محترم کو صحت و عافیت سے نوازے اور انھیں مزید دینی ومسلکی خدمات کی توفیق دے۔ اسی طرح فضیلۃ الشیخ فلاح خالد المطیری حفظہ اللہ (مدیر لجنۃ القارۃ الہندیہ، کویت) اور محترم المقام مولانا عارف جاوید محمدی حفظہ اللہ (مدیر مرکز دعوۃ الجالیات، کویت) ہمارے خصوصی شکریے کے سزاوار ہیں، جن کے تعاون اور سرپرستی کی وجہ سے اس خوب صورت کتاب کی طباعت عمل میں آئی۔ شکر اللہ مساعیهم وجعلها في ميزان حسناتهم۔

..... ❁ .....

بقیہ: ختم نبوت...... قرآن اور حدیث

پاس پیغام بھیجا کہ میں آپ کو نبی مانتا ہوں لیکن اس نبوت میں میں بھی حصہ دار ہوں۔ آدھی زمین نبوت کے لیے میری ہے اور آدھی آپ کی تو نبی کریم ﷺ نے جواب میں اسے کذاب کے لقب سے پکارا اور پھر طلیحہ اسدی جس نے کلمہ بھی پڑھا تھا اور شرف صحابیت بھی حاصل ہوا لیکن بعد میں مرتد ہو کر دعویٰ نبوت کر دیا تو دور صدیقی میں ان کے خلاف کھلا اعلان جنگ کیا گیا اور ان مرتدین سے کئی جنگیں ہوئیں۔ جس کے نتیجہ میں سینکڑوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امت مسلمہ کے جرنیل صحابہ شہید ہوئے۔ مسیلمہ کذاب کو وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا اور طلیحہ اسدی بچ گیا توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہو گیا۔ نیز نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی یمن میں اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کیا تو حکم نبوی ﷺ کے تحت اسے بھی فیروز دیلمی نے واصل جہنم کیا۔ الغرض یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ اب جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا وہ دجال اور کذاب ہوگا۔ وہ اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہوں گے اور ایسے لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیے جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں کیا۔

..... ❁ .....

کدھر سے آیا کدھر گیا وہ!

(حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ پر ایک تاثراتی تحریر)

جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری

گئے دنوں کا سراغ لے کر، کدھر سے آیا کدھر گیا وہ عجیب دل والا رہبر تھا، مجھے تو حیراں کر گیا وہ بس اک موتی سی چھب دکھا کر، بس اک میٹھی سی دھن سنا کر ستارہ شام بن کے آیا، برنگ خواب سحر گیا وہ خوشی کی رت ہو کہ غم کا موسم نظر اسے ڈھونڈتی ہے ہر دم وہ بوئے گل تھا کہ نغمہ جاں، میرے تو دل میں اتر گیا وہ وہ میکدے کو جگانے والا، وہ رات کی نیند اڑانے والا یہ آج کیا اس کے جی میں آئی کہ شام ہوتے ہی گھر گیا وہ جب میرے یہاں گلشن تھا، بہار نہ تھی، وہ شخص بہار بن کر آیا، جب دلوں کی قطاریں تھیں مگر کوئی دلدار نہ تھا، وہ دلدار بن کے آیا۔ جب راہوں کی گتھیاں الجھی تھیں، راہی تھے پریشان سارے، وہ رہنما بن کے آیا، اژدھام تھا سروں کا، بے پرو، بے بہرہ تو وہ قائد شاہین نگاہ بن کے آیا... دیوار تھی اک اونچی مگر سایہ نہ تھا وہ سایہ بن کے آیا، اندھیرا چہار جانب تھا، جگنو خود اندھے ہو گئے تھے کہ وہ دیا بن کے آیا، اپنی کرنوں کو لہرایا اور سورج مقام ہو گیا۔

وہ ہمہ صفت آدمی اور ہر صفت میں کامل آدمی، برنگ ظاہر سب سا، مگر بہت ہی افضل آدمی، تحریر میں یکتا، تقریر میں اعلیٰ، لیاقت میں منفرد، ذہانت میں اولیٰ، سیاست میں برتر، قیادت میں عظیم، شریف النفس، تجارت میں کریم، بانہ عظمت والا، باپ کرامت والا، علم وفضل میں رفعت والا، تعلیم وتجزیہ میں شوکت والا ...... راہ جس کی ہدایت، قدم جس کا بصیرت، درایت وبداعیت جس کی سرشت، ذہانت وفطانت جس کی جبلت، جرأت وشجاعت جس کی فطرت، امامت وعدالت جس کی سیاست، صداقت وحقیقت جس کی قیادت، امانت ودیانت جس کی سیادت اور افضلیت واشرفیت جس کی عزت تھی۔

ریت ہی ریت بکھری تھی جس میں پھول کھلائے اس نے، تاریک شب تھی ہمارے گھر میں، چراغ جلائے اس نے، بزدلوں کو جینے کا طور سکھایا، مردہ دلوں کو زندگی سے آشنا کیا، سرنیہوڑائے لوگوں کے سینے تان دیئے، پست ہمت اٹھے اک نئی شان لیے، وہ جیا تو سر اٹھا کے جیا، سینہ تان کر جیا، باطل کو للکارتا ہوا جیا، غیر حق پر گرجتا ہوا جیا، آمریت پر برستا ہوا جیا کہ نظر نورانی اس کی ہمرکاب تھی اور فکر برھانی اس کا زادِ راہ۔

وہ آئینہ صفت تھا، اک صاف آئینہ، خامیوں سے قدرے پاک آئینہ، مصفا آئینہ جو بطلیت پرستوں کے چہرے کے داغ انہیں دکھاتا تھا۔ ظالموں کے چہرے کی بدنمائی واضح کرتا تھا، جابروں کے رخ پر لگے دھبے ان کے سامنے کرتا تھا...... ان باطل پرستوں، ظالموں، جابروں اور آمروں نے اپنے چہرے کے داغ دور نہ کیے، اس آئینے کو توڑنے کی سازش کی اور اسے توڑ دیا..... مگر وہ تو آئینہ تھا، چہروں کی بدنمائی دکھانا اس کا کام تھا، پہلے اک وجود تھا اک بدنما چہرہ نظر آتا تھا، اب آئینہ ٹوٹ گیا اور اس کی کئی کرچیاں ہو گئیں۔ پہلے اک چہرہ نظر آتا تھا اب ہر کرچی سے بدنما چہرہ نظر آئے گا، پہلے اک قائد شاہین نگاہ تھا اب اس کے ہمراہی، اس کے مقیود ہیں، جو گلی وکوچہ میں اس کا کام کریں گے، ہر سمت اس کی للکار کی بازگشت ہو گی، اس کی یلغار کی دہشت ہو گی۔ (ان شاء اللہ)

وہ اک چقماق تھا، چراغ سے چراغ جلاتا گیا، تاریکیوں کو ضیاء دیتا گیا، ہر دور کے ہاتھوں کو حنا دیتا گیا، ہر دور کے جابروں کو للکارتا رہا، ساکت دلوں کو دھڑکن، بے زبانوں کو نوا دیتا گیا، کجلاھوں کی رعونت کا مذاق اڑاتا رہا، حکمرانوں کے گریبانوں سے کھیلنے کی ادا دیتا رہا۔ اس نے حالات کے ہاتھوں کبھی شکست قبول نہ کی، وہ حالات کو خود بدلتا رہا، خود حالات کے مطابق نہ بدلا، سلطانیٔ جمہور کا نقیب تھا، انسانی حقوق کا منادی تھا، حکمرانوں کو ٹوکنے کا خوگر، برائی سے روکنے کا عادی تھا، وقت کی نزاکت نہ دیکھتا تھا، کلمۃ اللہ بلند کر کے رہتا، نباض وقت تھا، موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا، کام سوئے چند کر کے رہتا، مصلحت کوش نہ تھا کہ حق کو چھپائے، ضمیر فروش نہ تھا، تبھی انگشت دشمن بنائے۔ سلطان جائر کے مقابل کلمۂ حق کہنا اس کا شیوہ تھا، جھوٹی قصیدہ گوئی سے متنفر تھا، مصداق تھا شاعر کے اس کلام کا کہ

میں تو سورج ہوں ستارے میرے آگے کیا ہیں؟
شب ہے کیا شب کے سہارے میرے آگے کیا ہیں؟
جو ہمیشہ رہے شاہوں کے ثناء خواں جالب
وہ سخن ساز بے چارے میرے آگے کیا ہیں؟

وہ مہربان، محترم، کرم گستر، نیک دل، نیک ذات، نیک نظر، حامیٔ قوم ووالیٔ ملت، مونس خلق وخاصہ داور، قائد باصفا، انیس وطن، حکمت ملک وحاذق برتر، نیک خو، نیک فکر، نیک نشان، احسان الٰہی نام، نام آور، مرجع علم ودانش وحکمت، چشمہ وجد، عقیدت کا محور۔

وہ مہربان، محترم، کرم گستر، نیک دل، نیک ذات، نیک نظر، حامیٔ قوم ووالیٔ ملت، مونس خلق وخاصہ داور، قائد باصفا، انیس وطن، حکمت ملک وحاذق برتر، نیک خو، نیک فکر، نیک نشان، احسان الٰہی نام، نام آور، مرجع علم ودانش وحکمت، چشمہ وجد، عقیدت کا محور۔

وہ کہ رنج وغم دین ودرد ملت اس کے دل غم گسار میں تھا، وہ قوم کا تھا جری سپاہی اسلاف کی یادگار بن تھا۔ اس سا کوئی مونس اور ہمدم کون اجڑے ہوئے دیار میں تھا؟ جو رعب جو دبدبہ تھا اس میں وہ کب کسی سپہ سالار میں تھا، جو داغ تھا اس کے دل میں پنہاں وہ کب کسی شہریار میں تھا، کھنچ آیا تھا اس کی رگوں میں وہ خوں جو لالہ شعلہ بار میں تھا۔

اس میں شاہین کی خوئے شاہبازی تھی، اسلام کے عاشقوں کی سطوت مضمر تھی، اس کے چال چلن میں۔ دشمنوں پر سکتہ طاری ہو یہ تاثیر تھی اس کے سخن میں۔

کوئی ایسا خطیب کہ جس کا ہر کلمہ بولتا نظر آئے، یوں معلوم ہو کہ مقرر کی زبان نہیں ہل رہی بلکہ ادا ہونے والا ہر حرف اپنی زبان ہلا رہا ہے۔ کوئی ایسا متکلم جو کلام کرے اور زخموں پر مرہم لگتا محسوس ہو... کوئی ایسا مقرر جو تقریر کرے اور دلوں کو مسرت ملے، پانی میں آگ لگ جائے۔ کوئی ایسا ناطق جو بولے اور الفاظ موتی بنتے جائیں، سامع کے کانوں میں رس گھولتے جائیں۔ کوئی ایسا سخنور جو اپنے سخن سے لوگوں کو زنجیر در

زنجیر کر دے...... کوئی ایسا منادی جو لبوں کی جنبش سے زلزلہ برپا کر دے ..... طوفانوں کے رخ موڑ دے ..... سوتی بستیاں جگا دے ..... روحوں کو گرما دے ...... مردہ دلوں میں زندگی کی لہر دوڑا دے...... بجلی کا کڑکا بن جائے

کوئی ایسا ادیب' جو سطروں میں حالات کا نقشہ کھینچ دے ..... مذکور کو تصویر سا دکھلا دے...... کوئی ایسا قلم کار جو حروف کو پھولوں کی طرح پروتا ہوا اور قاری کے گلے میں مضمون کا ہار ڈالتا ہو' کوئی ایسا محرر جو قلم سے لکھے مگر محسوس ہو تلوار سے لکھا ہے ..... اور سیاہی خون جگر سے لی ہے ...... کوئی ایسا لکھاری جس نے کاغذ پر لکھا ہو' مگر نوشتۂ دیوار بنایا ہو' یا تحریر فلک (چرخ کہن کی پیشانی کا مقدر) ...... کوئی ایسا ادیب وخطیب (لبیب واریب) جس کا لکھا' جس کا کہا اس کے لیے حرف حرف عزت بانٹے' لفظ لفظ عظمت بنے' کلمہ کلمہ شوکت ٹھہرے ...... جس کی پوری زندگی موزوں ہو' جس کا کردار طرح مصرعہ اور جس کی گفتار مقطع ..... جس کی نوک قلم تلمیح کی' اور سیاہی مرعاۃ النظیر کی ..... جو طباق کا مجسم ہو' (نرم دم گفتگو گرم دم جستجو) یا (ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم جو ہو رزم حق وباطل تو فولاد) جس کی ہر حرکت' ہر سکنت خود مقفی ومسجع ہو ...... اور ایک ہی تحریر بکھیرے ...... کہ اسلام کے لیے جینا عبادت ہے' اسلام کے لیے مرنا شہادت ہے۔ جو نام بھی پیدا کر جائے اور اونچا مقام بھی حاصل کر جائے ...... دنیا بھی سنوار لے اور آخرت بھی کامران لے لے۔ کوئی ایسا ہے؟ ..... ہے ہے! ...... وہ ہے ...... علامہ احسان الٰہی ظہیر (قائد عالم اسلام' شہید اسلام مدفون جنۃ البقیع' قرین عثمان اور مغفور فی الجنۃ الفردوس) ......

مضت الدهور وما أتين بمثله
ولقد أتين فعجزن عن نظرائه

حضرت علامہ ظہیر شہیدؒ کہ علامہ اسم علم ہو گیا تھا' اعراف وتعریف بن گیا' کوئی لفظ علامہ بولے تو بے ساختہ احسان ملت وملک کو مراد لیا جائے گا' ان کی سطر سطر میں علمیت وہدایت' ذکاوت وطراوت تھی' ان کی ہر تحریر ذہانت وفطانت' ہر تقریر اثابت وبداعیت تھی ...... شعر ان کی زبان معجز بیان سے یوں نکلتے جیسے ان کی تخلیق اسی مقام ومحل کے لیے تھی ..... ہر بول ادب کا شاہکار' علم وفضل کی مہکار ہوتا' لکھتے تو حرف آخر لکھتے ..... بولتے تو تول تول کر بولتے (ہر بول انمول) اور بول بول پر تولتے۔

اس رجل عظیم کی شخصیت اور اس کے اثرات پر غور کریں' خوب سوچیں' ...... پھر بتلائیں کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی جدائی الم ناک ووحشت ناک ہے یا نہیں؟ ..... بتلاؤ ...... اس پھول کے ٹوٹنے سے چمن ویران ہوا یا نہیں ...... اس تارے کے ڈوبنے سے تاریکی ہوئی یا نہیں ...... کیا اس کا جدا ہونا' علم وادب کا نقصان ہے یا نہیں۔ (سیاست وقیادت کی بات ابھی نہ چھیڑو کہ دکھ اور بڑھے گا) ...... آؤ ..... میرے غمگین ساتھیو آؤ!

اور اس کی تحریر کا سہارا لے کر ..... اس کی تقریر کا آسرا لے کر ..... اس کی یاد کو تھام کر ...... اس کے ہمراہی ہو لیں (خیالوں میں' خوابوں میں) اور مشعل خیال کریں زندگی کی راہوں میں۔

وہ عظمتوں کی رفعتوں سے مرکب شخص تھا' لفظ لفظ میں اس کے لیے عزت ہے' حرف حرف اس کے لیے مدحت ہے' وہ تو شب تاریک میں چاند کی مانند تھا' جس کے گرد اعلیت وارفعیت کا ہالہ تھا' کوئی قلم اس کے لیے یارائے تحریر نہ رکھے' کسی زباں کے لیے استطاعت کلام نہیں اور ہو بھی کس طرح کہ بار اللہ کا احسان تھا' شہادت اس کا مقام' طیبہ قرب محبوب' اس کا مدفن ہے اور (ان شاء اللہ) صحبت عثمانؓ اس کی آخرت ہوگی پھر بھی

یوں کہنے کو راہیں ملک وفا کی اجال گیا
اک دھند ملی جس راہ میں پیک خیال گیا
وہ چاند ہمیں کس رات کی گود میں ڈال گیا
اور میرے سخن' میرے قلم کو کر بے حال گیا

میرا محسن تھا' میرا مربی تھا۔ پوری جماعت کا نقصان بھی دو چند تھا' مگر میرا نقصان تو کئی چند ہے۔ جماعت کی قیادت اس کی راہوں کی راہی ہے وہ تو سنگ میل تھا' نشان راہ تھا' اس کی راہ کے راہی ہی کامیاب ہوں گے' اسی کا تعلق کامران ٹھہرے گا۔ (نظریاتی بھی جماعتی بھی)۔

...... ۞ ......

بقیہ: علامہ ...... تو قاعدہ تو سلیقہ تو ضابطہ

وفا پرست صلیبیں اٹھائے پھرتے ہیں
نہ جانے کونسے ارماں لہو لہو لے کر
تیرا پیام لبوں پر سجائے پھرتے ہیں

...... ۞ ......

عجب نہیں کہ فضاؤں کا حبس مٹ جائے
اٹھو کہ تیز ہواؤں میں ہم بکھر جائیں
فسوں گزیدہ ہے ماحول چار سو رقصاں
سراب وقت سے اترا کہ ہم گزر جائیں

...... ۞ ......

تمہیں بھی گردش دوراں کا ساتھ دینا ہے
اٹھاؤ رخت سفر **میر کارواں** کی طرح
تمہارے قدموں کو چومے گا خود بخود ساحل
بھنور کے آگے بڑھو سیل بیکراں کی طرح

...... ۞ ......

ہمیں کو تیغۂ توحید ہاتھ میں لے کر
ہمیں کو کفر کے اصنام توڑنے ہوں گے
ہمیں کو عظمت انسان سنوارنی ہوگی
ہمیں کو ٹوٹے ہوئے دل بھی جوڑنے ہوں گے

...... ۞ ......

ہمیں قسم ہے خدائے بزرگ وبرتر کی
تمہارے درد ہمیں آج بھی پیارے ہیں
وہ دل کبھی جو تیری زندگی کے مرکز تھے
مرے شہید وہ دل آج بھی تمہارے ہیں

...... ۞ ......

اگرچہ منزل مقصود پر خطر تھی مگر
تو روز وشب کی مسافت سے چور نہ ہو سکا
ہزار جبر مسلسل کے باوجود بھی تو
دلوں کے گہرے تعلق سے دور نہ ہو سکا

...... ۞ ......

اہم اجلاس

⊙ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی کابینہ کا اجلاس بتاریخ 25 مارچ بروز ہفتہ بوقت صبح 11 بجے جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانیوال میں زیر صدارت حافظ فیصل افضل شیخ صدر AYF پاکستان منعقد ہو رہا ہے۔ ایجنڈا ① توہین رسالت اور موجودہ صورتحال پر غور وخوض ② اہل حدیث یوتھ فورس کنونشن 16 اپریل کی تیاری کے حوالہ سے منصوبہ بندی۔ والسلام!

حافظ عامر صدیقی' جنرل سیکرٹری AYF پاکستان



تو قاعدہ تو سلیقہ تو ضابطہ تو اصول!

نظم

جناب محمد الیاس ندوی

وہ ایک رات کہ جب اس زمین پہ زیرِ فلک
سجی ہوئی تھی خدا اور رسولؐ کی محفل
ہزاروں لوگ ہمہ تن گوش بیٹھے تھے
سنا رہا تھا قرآں اک بندۂ کامل

کہ یک بیک اک برقِ قتال کوند گئی
نہ مشعلیں نہ ستارے رہے نہ کوئی چراغ
فضا نے کالی ردا اوڑھ لی اندھیرے کی
کہ دور تک نہیں ملتا تھا روشنی کا سراغ

چہار سمت ہوا شورِ الاماں برپا
سیاہ رات کی چادر پہ خون گرنے لگا
لباس چاند ستاروں کے تار تار ہوئے
تمام شہر قیامت کا روپ بھرنے لگا

وہ ایک لمحہ کہ جب جور و جبر کے ہاتھوں
زمیں پہ خون اچھالا گیا شہیدوں کا
ستم تو یہ ہے کہ مقابل کھڑے ہوئے تھے وہ
کہ جن کے ساتھ تعلق دیں کے رشتوں کا

محبتوں کا پیمبر اخوتوں کا امیں
زمینِ پاک پہ لیٹا تھا خون میں غلطاں
افق سے تا بہ افق چھا گیا تھا سناٹا
سوال کرتے تھے قلب و نظر چلے ہو کہاں

رہے گا نام درخشاں ترا قیامت تک
میرے شہید شجاعت کی داستانوں میں
بہا ہے تیرا لہو اس زمیں پہ لیکن
صلہ خدا سے تو پائے گا آسمانوں میں

تجھے ہوائے حادث کا کوئی خوف نہ تھا
تو اک چٹان کی صورت کبھی نہ ہلتا تھا
تو عالی ظرف وسیع القلب کمال کا تھا
کہ دشمنوں کو خندہ لبی سے ملتا تھا

ہمیشہ ظلمتِ شب پر تو مسکراتا رہا
تو روشنی کا سمندر تھا۔ اے میرے غازی
فسردہ کر نہ سکی عمر بھر کبھی تجھ کو
مجاوروں کی فقیہوں کی شعبدہ بازی

تو تابناک ستارہ تھا ظلمتِ شب میں
غروب تو ہو گیا ہے مگر بجھا تو نہیں
تو جس کی موت نے بخشا ہے زندگی کو دوام
زمیں کی گود میں لیٹا ہے پر مرا تو نہیں

تو بحرِ فہم و فراست تو منبعِ حکمت
تو موشگاف محقق، تو فلسفی تو فہیم
تو مصلح تو معلم، تو معتدل تو معین
تو مستند تو مصدق تو معتمد تو عدیم

تو احترام تو عزت، تو آبرو تو شرف
تو التفات، تو بخشش تو مرحمت تو عطاء
تو محتسب تو موافق تو مستحق تو عزیز
تو اجتناب تو غیرت تو شانِ شرم و حیا

تو خاکسار تو عاجز، تو مفکر، تو حلیم
تو پائیدار تو قائم تو مستقل تو متین
تو سر بلند تو اعلیٰ تو مستجاب و قبول
تو آشکار تو روشن تو منکشف تو مبین

تو درد تو خدا ترس، تو رحمدل، غمخوار
تو غمگسار تو ساتھی، تو ہم نشین تو رفیق
تو ارتباط و محبت، تو دوستی تو ملاپ
تو متصل تو معاون تو مہرباں تو شفیق

تو قاعدہ تو سلیقہ، تو ضابطہ تو اصول
تو جد و جہد تو کوشش تو جستجو تو سراغ
تو علم و دانش و حکمت تو مصلحت تو تمیز
تو نکتہ داں تو اجالا تو روشنی تو چراغ

تو مستعد تو مسلط، تو منطبق تو محیط
تو مہتمم تو محافظ تو پاسباں تو ولی
تو روبرو تو مقابل تو سورما تو دلیر
تو جانثار تو غالب تو شیر دل تو قوی

تو سانحہ، تو وقوعہ، تو حادثہ تو بیاں
تو اضطراب، تو صدمہ، تو ذکر آہ و فغاں
حدیثِ ظلم و ستم، وارداتِ ضرب و زیاں
تو غلغلہ تو دہائی کہ تو کہاں تو کہاں

نشاطِ وصل بھی کیفِ ملالِ ہجراں بھی
صباحتِ روئے خنداں بھی چشمِ گریاں بھی
ہو بدوشِ شب تارِ صبحِ تاباں بھی
خزاں گزیدہ چمن، فصلِ گل بداماں بھی

تو رازِ قلبِ دریدہ، نگاہِ محرم بھی
زبانِ دردِ محبت، شفیق و ہمدم بھی
رفیقِ حالِ پریشاں، شریکِ ماتم بھی
طبیبِ خاص بھی زخمِ کہن بھی مرہم بھی

تو موجِ تند بھی دھارا بھی جوشِ دریا بھی
خرامِ آبِ رواں، پرسکوں کنارا بھی
گھٹائے ابر بھی ساون بھی بادو برکھا بھی
دھانِ چشمۂ شیریں بھی اور پیاسا بھی

***

تو بے نظیر بھی بے مثل بھی یگانہ بھی
تو ایک دور بھی ایک عہد بھی زمانہ بھی
تو قومیت بھی قبیلہ بھی اور گھرانہ بھی
پناہ گاہ بھی مسکن بھی آشیانہ بھی

***

تو داستان بھی تاریخ بھی حوالہ بھی
حدیث درد بھی اک خونچکاں فسانہ بھی
شب سیاہ کا اک جاں فگار لمحہ بھی
غم فراق کی کلفت' الم کا نوحہ بھی

***

تو موشگاف محقق' مہا مدبر بھی
قرین فہم مبلغ' اجل مفکر بھی
عروج فن خطابت' حسین مقرر بھی
سحر بیان بھی شریف زبان' موثر بھی

***

طلسمِ ہوش ربا بھی مقامِ حیرت بھی
جمالِ صورت زیبا' جلال سیرت بھی
سکوت بحر بھی طوفان کی علالت بھی
تو جام تلخ بھی لذت بھی

***

امامِ العصر' نقیب کتاب وسنت بھی
امیر الامن' شہ منصب فضیلت بھی
ثبوت عظمتِ اسلاف کی روایت بھی
قرون اولیٰ کی تصویر' فخر ملت بھی

***

بہار حسن اطاعت' گل عقیدت بھی
غریق رحمت حق' محرم نبوت بھی
سرور دنیا ودین بھی سکون جنت بھی
خیالِ خوف خدا بھی غم قیامت بھی

***

تو فکر قوم پریشاں' دعائے وحدت بھی
جبینِ شوق بھی سجدہ بھی اور عبادت بھی
تو سوز قلب بھی' چشم رواں بھی' رقت بھی
تو انہماک بھی دست طلب بھی' منت بھی

***

تو بحر فہم وفراست' عمل کی وسعت بھی
تو اعتراف ذہانت' یقین حکمت بھی
منارِ غور وفکر زینۂ بصیرت بھی
زباں کا لوچ بھی زور بیاں بھی' ندرت بھی

***

تو اعتراض بھی تنقید بھی شکایت بھی
تو اعتراف بھی تصدیق بھی شہادت بھی
مکالمہ ومقولہ' دلیل وحجت بھی
تو انکشاف بھی تشریح بھی وضاحت بھی

***

تو انتباہ بھی تادیب بھی نصیحت بھی
تو سرزنش بھی ملامت بھی اور مذمت بھی
تو تربیت بھی آرائش بھی زیب وزینت بھی
تو التفات بھی' بخشش بھی اور عنایت بھی

***

تو رہنمائی بھی' منزل بھی اور مسافت بھی
وفورِ شوق' حصول سکوں کی حسرت بھی
تو زادِ راہ سفر بھی سفر کی کلفت بھی
طمانیت بھی' توکل بھی' استقامت بھی

***

تو جبلِ عزم وشجاعت' حصار ہمت بھی
جنون جہد مسلسل' ستون جرأت بھی
تو فرط جوش وحمیت بھی زور غیرت بھی
خمار جذبہ ایمان' خلوص نیت بھی

***

طلوع نور سحر' خوشبوؤں کی جنت بھی
جمال روئے گلِ تر بھی اور ملامت بھی
نگاہ شوق بھی نظارہ بھی بصارت بھی
گہر شناس بھی گوہر بھی قدر وقیمت بھی

***

تو باغباں بھی گلشن بھی پھول بھی رت بھی
نسیم صبح بہاراں بھی موج نکہت بھی
تو رنگ وروپ بھی سج دھج بھی شان وشوکت بھی
شگفتگی بھی لطافت بھی اور طراوت بھی

***

تو احتشام بھی سطوت بھی جاہ وحشمت بھی
تو دبدبہ بھی شکوہ وجلال وہیبت بھی
تو تہلکہ بھی تزلزل بھی خوف ودہشت بھی
تو دشمنوں کے لیے قہر بھی قیامت بھی

***

تو مستغیث بھی قاضی بھی اور عدالت بھی
تو فیصلہ بھی تو فتویٰ بھی اور شہادت بھی
معاملت بھی نظامت بھی اور شہادت بھی
تو نکتہ داں بھی نکتہ بیں' علم وحکمت بھی

***

تو قاعدہ بھی سلیقہ بھی حسن عادت بھی
تو حیثیت بھی حقیقت بھی جامعیت بھی
تو مرتبہ بھی بزرگی بھی قد وقامت بھی
تو احترام بھی عزت بھی آدمیت بھی

***

تو انحراف بھی بلوہ بھی اور بغاوت بھی
تو دسترس بھی رسائی بھی اور قدرت بھی
قرینۂ لب' اظہار بھی جسارت بھی
حریف شرک وکفر بھی عدو بدعت بھی

***

تو آنسوؤں کی جلن سوز دل کی حدت بھی
ہجوم درد والم' سیل غم کی شدت بھی
اسیر حلقۂ زنجیر وبر بریت بھی
صلیب وقت پہ لٹکی ہوئی صداقت بھی

***

دعائے طلب شہادت بھی اور شہادت بھی
شفقت کی تیز لی سرخی' لہو کی رنگت بھی
حدیثِ عہد وفا' داستانِ جرأت بھی
تو لوحِ وقت پہ اِک خون کی عبارت بھی

***

قرآن فہم مبلغ بھی اِک مفکر بھی
غریق رحمت حق مقتدی امام بھی تو
تو اوج فن خطابت کا آخری معیار
شب سیاہ میں قندیل فیض عام بھی تو

***

تو جا چکا ہے شہادت کے اوڑھ کر چادر

باقی صفحہ 10 پر

سلسلہ ختم نبوت

ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں

تحریر: جناب مولانا عبید اللہ لطیف (فیصل آباد)

قارئین! اللہ رب العزت نے اپنے تمام انبیاء و رسل کو ایک جگہ جمع کر کے وعدہ لیا کہ اگر تمھاری نبوت کے دوران میرا آخری نبی آجائے تو تمھیں نہ صرف اس پر ایمان لانا ہوگا بلکہ ہر طرح سے اس کی مدد بھی کرنا ہوگی۔ یعنی اس کے دور نبوت میں تمھاری نبوت نہیں چل سکے گی۔ اس بات کا تذکرہ رب ذوالجلال نے قرآن مقدس میں اس طرح کیا ہے:

پہلی آیت:

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ۝﴾ (آل عمران)

"جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمھیں کتاب وحکمت سے دوں، پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمھارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمھارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اسکے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا: ہمیں اقرار ہے۔ فرمایا: تو اب گواہ رہو میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔"

قارئین! مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں یہی آیت درج کر کے جو ترجمہ کیا ہے ملاحظہ ہو۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ۝﴾

"اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا، تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی اور کہا کیا تم نے اقرار کرلیا اور اس عہد پر استوار ہو گئے۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کرلیا تب خدا نے فرمایا کہ اب اپنے اقرار کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ اس بات کا گواہ ہوں۔" (حقیقۃ الوحی)

مرزا قادیانی مزید ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

"خدا تعالیٰ نے اللہ کے نام کی قرآن شریف میں یہ تعریف کی ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جو رب العالمین اور رحمن اور رحیم ہے جس نے زمین اور آسمان کو چھ دن میں بنایا اور آدم کو پیدا کیا اور رسول بھیجے اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر میں حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہے۔" (حقیقۃ الوحی)

دوسری آیت:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں متقین کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے جن چیزوں کو ایمان کی شرائط کے طور پر بیان کیا ہے، ان میں سابقہ انبیاء علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی کتب، نبی رحمت ﷺ اور قرآن مقدس پر ایمان لانا ہے۔ اگر کوئی نبی بعد میں بھی آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہاں پر اس کا تذکرہ ضرور فرما دیتے۔ جہاں تک تعلق ہے عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا تو وہ بطور امتی ہی نازل ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ۝﴾ (البقرہ)

"اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ پر اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔"

تیسری آیت:

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر سید الاولین والآخرین امام الانبیاء، خاتم النبیین ﷺ کا نام لے کر آپ کو آخری نبی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۝﴾ (الاحزاب)

"تمہارے مردوں میں سے محمد (ﷺ) کسی کے باپ نہیں، لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔"

ان تمام آیات کریمہ سے مسئلہ ختم نبوت بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ یہاں پر یہ بھی یاد رہے کہ منکرین ختم نبوت "خاتم النبیین" کا معنی "نبیوں پر مہر لگانے والا" کرتے ہیں۔ اگر یہ مفہوم تسلیم کرلیا جائے تو بھی یہ کرنا پڑے گا کہ نبی رحمت ﷺ نے پہلے انبیاء کی تصدیق وتائید کر کے ان پر مہر لگا دی۔ بعد میں نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو تو آپ نے کذاب اور دجال قرار دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ خاتم النبیین کا صحیح مفہوم تو نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہی بنتا ہے، کیونکہ نبی رحمت نے اپنے فرامین میں [لا نبی بعدی] کہہ کر اس مفہوم کو واضح کر دیا ہے۔

آیئے! اب مرزا قادیانی کی طرف سے اس آیت کا کیا جانے والا ترجمہ بھی ملاحظہ کریں۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ﴾ (الاحزاب)

"محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے ختم کرنے والا نبیوں کا۔"

یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ (ازالہ اوہام، مندرجہ قادیانی خزائن)

مرزا قادیانی مزید ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

[الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمّی نبیناﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسره نبینا فی قوله لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین؟ ولو جوزنا ظهور نبی بعد نبیناﷺ لجوزنا انفتاح باب وحی النبوة بعد تغلیقها وهذا خلف کما لا یخفی علی المسلمین وکیف یجیٔ نبی بعد رسولناﷺ وقد انقطع الوحی بعد وفاته وختم الله به النبیین ؟]

''کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لا نبی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد ان کا کھلنا جائز قرار دیں گے۔ جو بالبداہت باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں۔ ہمارے رسولؐ کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے جب کہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپ کے ذریعے نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا ہے۔''

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی خود ہی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث [لَا نَبِیَّ بَعْدِی] ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے۔ اپنی آیت کریمہ [ولکن رسول الله وخاتم النبیین] سے بھی اس کی تصدیق کرتا تھا۔ کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے''

(کتاب البریہ حاشیہ مندرجہ قادیانی خزائین)

چوتھی آیت:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾(الاحزاب)

''آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا۔''

قارئین! اسی آیت کا تذکرہ کرتے ہوئے آنجہانی مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''ایسا ہی آیت [الیوم أکملت لکم دینکم] اور آیت [ولکن رسول الله وخاتم النبیین] میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ مندرجہ قادیانی خزائین)

قارئین! یہ تو تھیں چند آیات مبارکہ عقیدہ ختم نبوت کے متعلق۔ اب آیئے! ذرا ان فرامین نبویہ ﷺ کا بھی مطالعہ کریں جن میں عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت موجود ہے۔

پہلی حدیث:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ.] (مسلم)

''مجھے چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے مجھے جامع کلمات دئے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے مال غنیمت کو میرے لیے حلال کیا گیا ہے، میرے لئے ہی تمام زمین پاک مطہر اور مسجد بنا دی گئی ہے اور مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرے ساتھ نبوت کا اختتام ہو گیا ہے۔''

دوسری حدیث:

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ.] (بخاري)

''میرے پانچ نام ہیں: میں محمدؐ احمدؐ اور ماحی ہوں (یعنی مٹانے والا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہو گا۔ اور میں ''عاقب'' ہوں یعنی خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نیا نبی دنیا میں نہیں آئیگا۔''

تیسری حدیث:

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي، الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.] (مسلم)

''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔''

چوتھی حدیث:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا، وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ " قَالَ رَسُولُ اللَّهِﷺ: فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ.(صلوات الله وسلامه علیهم أجمعین.)] (مسلم)

''میری مثال اور دوسرے انبیائے کرام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے ایک گھر بنایا اور اسے پورا اور کامل بنایا سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ خالی رہ گئی لوگ اس گھر کے اندر داخل ہو کر اسے دیکھنے لگے اور وہ گھر ان کو پسند آنے لگا وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی گئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ہی اس اینٹ کی جگہ آیا ہوں اور میں نے انبیائے کرام کی آمد کا

سلسلہ ختم کر دیا ہے۔"

پانچویں حدیث:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ.] (مسلم)

"قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قریباً تیس دجال وکذاب پیدا نہ ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے۔"

چھٹی حدیث:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[وَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ -قَالَ ابْنُ عِيسَى: "ظَاهِرِينَ" ثُمَّ اتَّفَقَا- لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ.] (أبوداود)

"جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو وہ اس سے روز قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی اور قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں اور بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔ اور بے شک عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ جبکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا اور وہ غالب ہوں گے۔ جو ان کی مخالفت کریں گے وہ ان کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے حتی کہ اللہ کا حکم آجائے۔"

ساتویں حدیث:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

[خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: "أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي".]

"رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ جب آپ ﷺ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس بات پر خوش نہیں کہ تمہارا درجہ میرے ہاں ایسا ہی ہو جیسے سیدنا ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (مسلم)

آٹھویں حدیث:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

[كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ.]

"بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے۔ جب بھی ان کا کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مگر نائبین بکثرت ہوں گے۔" (بخاري)

نویں حدیث:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ] (جامع الترمذي)

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ بن خطاب ہوتا۔"

دسویں حدیث:

ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ.] (جامع الترمذي)

"رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔"

اس حدیث مبارکہ میں نبی اور رسول دونوں کی نبی آخر الزمان ﷺ کے بعد آنے کی نفی کی گئی ہے۔ آیئے ذرا اس بات پر غور کریں کہ نبی اور رسول میں کیا فرق ہوتا ہے۔ اس ضمن میں اس دور کے سب سے بڑے کذاب داعی نبوت مرزا قادیانی کا اپنا بیان قابل توجہ ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی رقم طراز ہے:

"خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبریل نازل ہوتی ہے۔" (ازالہ اوہام)

مرزا قادیانی نبی کی تعریف میں یوں رقم طراز ہے کہ "نبی کے معنیٰ صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو، شریعت کا لانا اس کے لیے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع ہو۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ مندرجہ روحانی خزائن)

قارئین! قادیانی دجال کے مندرجہ بالا بیانات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رسول صاحب شریعت کا متبع ہوتا ہے اور نہ ہی وہ نئی شریعت اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ان دونوں معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حدیث کے الفاظ پر توجہ دیں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نہ صاحب شریعت نبی آ سکتا ہے اور نہ ہی صاحب شریعت رسول، رسول اور نبی دونوں کے آنے کی نفی کی ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ صاحب شریعت ہونے کا بھی مدعی ہے۔ جس کی تفصیل مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت میں موجود ہے۔

قارئین! ان تمام احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا وہ بمطابق فرمان نبوی کذاب و دجال ہوگا۔ اگر کوئی انسان اتنے واضح اور بین دلائل کے باوجود عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہوتا ہے اور نبی رحمت ﷺ کے بعد کسی اور کو شریعتی یا غیر شریعتی، ظلی یا بروزی نبی مانتا ہے تو وہ نہ صرف کھلم کھلا قرآن و حدیث کا انکار کرتا ہے بلکہ وہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہے، کیونکہ اس پر اجماع صحابہ اور اجماع امت ہے، جس کی واضح دلیل تو یہ ہے کہ دور نبوی میں ہی جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نبی کریم ﷺ کے

باقی صفحہ 8 پر

ہمارے اسلاف ایک تعارف

تحریر: جناب حافظ شاہد رفیق

برصغیر پاک و ہند میں تحریکِ اہلِ حدیث نے اپنی دینی و ملی تگ و تاز اور دعوتی خدمات کے ذریعے سے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ ان خدمات اور مساعی کا دائرہ بہت وسیع بھی ہے اور متنوع بھی۔ چنانچہ ایک طرف اس تحریک کے قائدین نے عوام الناس کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے تعلیم و تربیت اور دعوت و تبلیغ پر توجہ مرکوز کی، جس کی بدولت لاکھوں لوگوں کے شرکیہ عقائد، بدعی رسومات اور غیر اسلامی طرزِ بود و باش کی اصلاح ہوئی، تو دوسری طرف انہوں نے آزادیٔ وطن اور نفاذِ اسلام کی خاطر معاشرے میں اٹھنے والی ہر تحریک میں ہراول دستے کے طور پر کام کیا۔

برصغیر میں تقسیم ملک سے قبل کی تحریکِ خلافت، ترکِ موالات اور استخلاصِ وطن کے لیے برپا ہونے والی دیگر سرگرمیاں ہوں یا تقسیم کے بعد نفاذِ اسلام اور دینی شعائر کے تحفظ کے لیے اٹھنے والی تحریکیں؛ ہر جگہ علمائے حدیث نے نمایاں کردار ادا کیا۔ بنا بریں اس بات کی ضرورت تھی کہ اس داستانِ عزیمت کے تذکار کو نئی نسل کے لیے محفوظ کیا جائے، تاکہ وہ بھی اپنے اسلاف کی ان خدمات سے آگاہ ہو اور ان لازوال قربانیوں سے اپنے لیے ایک لائحۂ عمل تیار کرے۔

اسی اہمیت کے پیشِ نظر ہمارے محترم بزرگ مولانا محمد یوسف انور ﷾ نے اپنے اکابر کی ان گوناگوں خدمات کے حسین تذکرے کو ''ہمارے اسلاف'' کے محبت بھرے عنوان سے مرتب کیا ہے، جس پر وہ بجا طور پر ہمارے شکریے اور مبارکباد کے حق دار ہیں۔

اپنی کتاب ''ہمارے اسلاف'' میں پہلے تو مؤلف نے تحریکِ اہلِ حدیث کے تیس کے قریب اکابر علماء کا تذکرہ کیا ہے، جن میں ان کے سوانح کا ذکر بھی ہے اور ساتھ ہی ان کی دینی و سیاسی خدمات کا تذکرہ بھی پڑھنے کو ملتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے باب میں جماعت اہلِ حدیث کی ان خدمات کا تذکار ہے جو آزادیٔ وطن اور قیامِ پاکستان کے بعد نفاذِ اسلام کی خاطر اس مقدس تحریک نے پیش کی ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں آئینِ پاکستان میں اسلامی قوانین کی شمولیت، مرزائیوں کے خلاف اٹھنے والی تحریکِ ختمِ نبوت اور نفاذِ اسلام کے لیے مختلف تحریکوں میں علمائے اہلِ حدیث کی خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ ان تحریکات میں اکابرِ جماعت کا قائدانہ کردار رہا ہے، جس کی پاداش میں انھیں قید و بند کے مصائب بھی برداشت کرنے پڑے۔ اسی طرح برصغیر کی آزادی اور قیامِ پاکستان کے لیے برپا ہونے والی ہر تحریک میں بھی جماعت اہلِ حدیث اور علمائے حدیث کا کردار بہت اہم تھا، جس کے تفصیلی تذکرے میں مولانا یوسف انور صاحب نے کئی مخفی گوشوں کو اجاگر کیا ہے اور ہماری نوجوان نسل کے سامنے واقعات و شواہد کے ساتھ ان لازوال قربانیوں کو پیش کیا ہے جو تحریکِ آزادی میں شریک اہلِ حدیث کے قائدین نے جماعتی اور انفرادی صورت میں پیش کی تھیں۔ اس سلسلے میں زیرِ نظر کتاب کا ایک نمایاں امتیاز یہ ہے کہ عموماً یہ حالات محترم مؤلف کے چشم دید ہیں جو ان کے بیتے دنوں کی حقیقی داستان کی حیثیت رکھتے ہیں۔

تحریکِ ختمِ نبوت اور نفاذِ اسلام کے لیے مختلف تحریکوں میں علمائے اہلِ حدیث کی خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ ان تحریکات میں اکابرِ جماعت کا قائدانہ کردار رہا ہے، جس کی پاداش میں انھیں قید و بند کے مصائب بھی برداشت کرنے پڑے۔

محترم مؤلف جناب مولانا محمد یوسف انور ﷾ کے والدِ گرامی جناب حاجی عبدالرحمان کے اپنے وقت کے اکابر اہلِ حدیث علماء سے عقیدت مندانہ تعلق خاطر کے سبب عموماً ان کے گھر میں علماء و قائدینِ جماعت کی آمد و رفت رہا کرتی تھی، جس کی وجہ سے جناب مولانا محمد یوسف انور ﷾ کو بارہا ان اکابر کی زیارت کرنے اور ان کی بابرکت مجالس میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے گھر میں علمائے کرام کی یہ تشریف آوری ہی ان کے احوال و واقعات کو جاننے کا باعث بنی، اور پھر وہ خود بھی ایک طویل عرصہ نمایاں جماعتی ذمے داریوں اور کلیدی مناصب پر فائز رہنے کے سبب مقامی و ملکی سطح پر مختلف قسم کی دینی اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے، جس کی وجہ سے انہیں سفر و حضر میں اپنے وقت کے اکثر اکابر علمائے کرام کی مجالست و مصاحبت کے بے شمار مواقع ملے۔ چنانچہ اپنی انھی یادداشتوں اور مشاہدات کو انہوں نے زیرِ نظر کتاب میں شامل کیا ہے، جس میں تیس سے زائد اصحابِ علم و فضل کے حالات و واقعات کا تذکرہ ہے اور جماعت اہلِ حدیث کی دینی اور سیاسی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ ایک شگفتہ مزاج عالمِ دین اور شستہ قلم کے مالک ادیب ہیں۔ سادگی اور سلاست کے ساتھ جب وہ کوئی واقعہ اور تذکرہ لکھتے ہیں تو پڑھنے والا ان کی تحریر میں کھو جاتا ہے اور ختم کیے بغیر اسے ادھورا چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ پھر جن اصحابِ عزیمت کو انہوں نے ہدفِ تحریر ٹھہرایا ہے، ان میں ہر کوئی اپنی ذات میں ایک انجمن اور ادارے کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک طرف اگر انہوں نے ان اکابر کی للّٰہیت اور زہد و ورع کے واقعات لکھے ہیں تو دوسری طرف ان کی جاں گسل خدمات اور ہنسی مزاح سے بھرپور خوش طبعی کی بھی بہت سی حکایات بیان کی ہیں۔ چنانچہ کہیں تو قاری ان کے دلنشیں اندازِ تحریر میں لکھے ہوئے واقعات کو پڑھ کر ہنسنے لگتا ہے تو کہیں اس کی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔

ان شخصی اور جماعتی تذکروں کے علاوہ مؤلف محترم نے برصغیر میں آزادیٔ وطن اور قیامِ پاکستان میں اہلِ حدیث علماء کے کردار پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور کئی مخفی گوشوں کو اجاگر کیا ہے، جنھیں آج بہت کم لوگ جانتے ہیں یا کئی ''کرم فرما'' دانستہ ہمارے اکابر کی ان کاوشوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

یہ بات بہت کم لوگوں کے علم میں ہے کہ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ نے قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ مل کر آزادیِ وطن کی خاطر ملک کے طول وعرض میں بڑے بڑے جلسوں سے خطاب کیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک ہمارے اس ملی نعرے ''پاکستان کا مطلب کیا، لا اِلٰہ اِلا اللہ'' کے خالق بھی حضرت مولانا سیالکوٹی مرحوم تھے۔ کلکتہ میں ہونے والے مسلم لیگ کے ایک بہت بڑے جلسے میں انہوں نے ہی قوم کو یہ نعرہ پہلی بار دیا تھا، جو قیامِ پاکستان کی بنیاد ہے۔ پھر زبانِ زدعام یہ دوسرا نعرہ ''لے کے رہیں گے پاکستان، بن کے رہے گا پاکستان'' بھی معروف اہلِ حدیث عالم مولانا سید محمد داود غزنویؒ نے پہلی بار ڈھاکہ کے ایک جلسے میں لگایا تھا جو اس وقت لوگوں کے وردِ زباں رہا۔

23 مارچ 1940ء کو مینارِ پاکستان میں مسلم لیگ کے ایک عظیم الشان جلسے میں قراردادِ پاکستان پیش کی گئی تھی۔ قائد اعظم کی صدارت میں منعقدہ اس جلسۂ عام میں اسٹیج پر زعمائے قوم میں جماعت اہلِ حدیث کے جلیل القدر علماء حضرت حافظ محمد گوندلوی، حضرتِ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمہم اللہ تشریف فرما تھے۔ بنگال سے آئے ہوئے مسلم لیگی لیڈر اے۔ کے فضل الحق جنہوں نے قرار داد پیش کی، مسلکِ اہلِ حدیث کے حامل تھے (پاکستان بننے کے بعد وہ مشرقی پاکستان کے وزیرِ اعلیٰ بھی رہے)۔ کئی تائیدی تقریروں کے بعد یہ قرارداد پاس ہوئی، جسے ''قراردادِ لاہور'' کا نام دیا گیا، لیکن ہندو پریس اور کانگریسی علماء نے اسے ''قراردادِ پاکستان'' کا نام دے دیا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم علالت کے سبب جلسے میں شرکت نہ کر سکے، لیکن انھوں نے اپنے اخبار ''اہلِ حدیث'' میں اس قرارداد کی بھرپور تائید کی۔ انہی دنوں حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑیؒ نے فتویٰ دیا کہ حالات کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان کو مسلم لیگ کا ساتھ دے کر تحریکِ پاکستان کے لیے کام کرنا چاہیے۔ چنانچہ اضلاع امرتسر، جالندھر، لدھیانہ، گورداسپور اور مشرقی پنجاب کے قصبات و دیہات میں علمائے اہلِ حدیث نے بے پناہ جانی و مالی قربانیاں دیں، یہاں تک کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

ملک کی گذشتہ ستاون سالہ تاریخ شاہد ہے کہ اس نظریاتی مملکت کو اسلام کے اصولوں، قرآن وسنت کی راہ پر چلانے، قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے سلسلے کی تمام تحریکوں میں علمائے اہلِ حدیث کا کردار بہت روشن ہے۔

مولانا سید محمد داود غزنویؒ پنجاب کانگریس کے صدر تھے، مگر انھوں نے اس عہدۂ جلیلہ کو چھوڑ کر جب مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی تو پنجاب میں تحریک کو خوب فروغ حاصل ہوا۔ قیامِ پاکستان سے چند روز پیشتر سکھوں کے مسلمہ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے پنجاب اسمبلی کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر ایک بڑی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ''ہم خون کی ندیاں بہا دیں گے، لیکن پاکستان نہیں بننے دیں گے۔'' ریڈیو سے ان کا یہ بیان نشر ہوا تو اسی روز رات کو کلکتہ کے پلٹن میدان میں قائد اعظمؒ، مولانا ظفر علی خانؒ اور مولانا داود غزنویؒ کی ایک عظیم الشان جلسے میں تقریریں ہوئیں، چنانچہ مولانا غزنوی نے ماسٹر تارا سنگھ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

''ماسٹر جی! خون کی ندیاں ہمارے لیے نئی نہیں ہیں، اسلام کی تاریخ کے اوراق خون کی ندیوں سے رنگین ہیں۔ پاکستان ان شاء اللہ بن کے رہے گا اور ہم پاکستان لے کر رہیں گے۔''

جس پر پنڈال نعروں سے گونج اٹھا۔ مولانا غزنوی کے بعد مولانا ظفر علی خان مائیک پر آئے اور مولانا غزنوی کو اس فی البدیہ شعر سے خراجِ تحسین پیش کیا ع

قائم ہے ان سے ملتِ بیضا کی آبرو
اسلام کا وقار ہیں داود غزنوی

ہمارے یہ اکابر نہ صرف تحریکِ پاکستان اور دیگر سیاسی میدانوں میں سرِفہرست تھے، بلکہ مسلم لیگ کے تاسیسی اجلاسوں میں بھی شریک تھے۔ 1920ء میں امرتسر میں مسلم لیگ کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا، جس کی صدارت حکیم اجمل خان نے کی اور اسی اجلاس میں قائد اعظم کو مسلم لیگ کا صدر بنایا گیا تھا۔ اس جلسے کی مجلسِ استقبالیہ کے صدر معروف اہلِ حدیث عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم تھے۔ 1930ء میں الہ آباد کے اجلاس میں علامہ اقبالؒ نے اسلامی ریاست کا تصور اور خاکہ پیش کیا، اس اجلاس میں حضرت میر سیالکوٹی موجود تھے۔

1936ء میں ہندوستان کے عام انتخابات کے موقع پر مسلم لیگ نے جو پارلیمانی بورڈ تشکیل دیا، اس کے ممبران میں بیرسٹر میاں عبدالعزیز مالواڈہ اور مولانا عبدالقادر قصوری (جدِ امجد سابق وزیرِ خارجہ خورشید محمود قصوری) جیسے اہلِ حدیث اکابر شامل تھے۔ حضرت مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں ہندوستان کے کئی ضلعوں اور شہروں کے اُس زمانے میں اہلِ حدیث مسلم لیگی صدور کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے، جن میں اکابر اہلِ حدیث علماء شامل تھے۔ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے 12/مارچ 1949 کو قراردادِ مقاصد پاس کی، اس قرارداد کے مسودے کو تیار کرنے میں مشرقی پاکستان سے اہلِ حدیث ممبر اسمبلی مولانا اکرم خان ایڈیٹر روزنامہ ''اتفاق'' کا نمایاں کردار تھا۔

1951ء کے آغاز میں، جب کہ نوزائیدہ مملکتِ پاکستان میں قرآن وسنت کے مطابق آئین سازی کے لیے علمائے کرام حکومت کو توجہ دلا رہے تھے، مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان نے یہ بڑھ ہانکی کہ ہم کس فرقے کا اسلام نافذ کریں؟ اس بیان کو دینی طبقے کے لیے ایک چیلنج سمجھتے ہوئے مولانا سید محمد داوٗد غزنوی میدانِ عمل میں آئے اور تمام مکاتبِ فکر کے ممتاز علماء سے رابطہ قائم کیا، جس کے بعد 9/فروری 1949ء کو 31 علماء کے نمائندہ اجلاس منعقدہ کراچی میں 22 نکات پر مشتمل متفقہ دستاویز تیار کی گئی۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے کی تھی اور اس تاریخی اجلاس میں مولانا غزنوی کے ساتھ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور مولانا محمد حنیف ندوی رحمہم اللہ جیسے علم وفضل کے حاملین علمائے اہلِ حدیث نے شرکت فرمائی تھی۔

مولانا موصوف بائیس نکات کے تذکرے میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ جنرل ضیاء الحق نے جب اسلامائزیشن کے سلسلے میں تمام مکاتبِ فکر کے علماء پر مشتمل اکثر اوقات اجلاس منعقد کیے تو ایک موقع پر انہوں نے کہا:

''آپ علماء حضرات کہتے ہیں کہ حدود وتعزیرات کا نفاذ کیا جائے، لیکن میری سمجھ سے یہ چیز بالاتر

باقی صفحہ 8 پر

سوشل میڈیا آزادیٔ اظہار اور گستاخیاں

تحریر: جناب میاں عتیق الرحمن (ریسرچ سکالر)

آزادی اظہار رائے یا فریڈم آف اسپیچ اینڈ ایکسپریشن' آجکل کے حالات کے تناظر میں ایک اہم اور توجہ طلب موضوع ہے۔رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی زندگی سے ہمیں یہ مثالیں ملتی ہیں کہ اسلامی نظام زندگی میں ہر طرح کے اختلاف رائے کی اجازت ہے الا یہ کہ وہ نصوص قطعی یعنی اللہ اور اسکے رسول کے واضح احکامات کے خلاف ہو اور نہ شعائر اسلام کا مذاق اڑایا جا رہا ہو وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ اور انبیا علیہم السلام کے سوا کوئی بھی فرد معصوم نہیں اور اسکے وہ افعال جو احکامات الٰہیہ کے خلاف ہوں، لائق تنقید ہیں۔

سوشل میڈیا پر کی جانے والی توہین رسالت کے حوالے سے نت نئے انکشافات کا سلسلہ جاری ہے۔بہت سے فیس بک پیجز اور بلاگرز کا پردہ فاش کیا جا چکا ہے۔ سوشل میڈیا پر موجود توہین رسالت کا مواد، ان خاکوں سے کہیں زیادہ سنگین ہے، جن کے چھپنے پر مذہبی اور سماجی حلقوں کی جانب سے شدید احتجاج ریکارڈ کروایا گیا تھا۔جلسے منعقد کئے گئے تھے۔جلوس نکالے گئے تھے۔سرکاری املاک کو جلایا گیا تھا۔گاڑیوں اور موٹرسائیکلوں کو نظر آتش کیا گیا تھا۔لیکن اس بار اپنے ہی ملک میں ایسی گستاخی پر وہ پہلے والا رد عمل دکھائی نہیں دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔۔؟ یہ آپ خود سوچئے۔

یہ بات تو طے شدہ ہے کہ یہ سب ایک رات میں نہیں ہوا۔ایک لمبے عرصے سے ایسے بلاگز اور پیجز چلائے جا رہے ہیں۔پاکستان میں لبرل ازم کے فروغ کا ایک سبب یہ پیجز بھی ہیں، جنھوں نے بہت سے مادر پدر آزاد سوشلسٹ اور لبرلز پیدا کر دیے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بہت سے صاحب ایمان ایسے لوگوں کے خلاف عملی طور پر بھی کارفرما ہیں اور ان گستاخانہ گروپس میں دعوت دین اور اصلاح کا کام بھی کرتے رہے ہیں لیکن بات اب اس سب سے بہت آگے نکل چکی ہے۔ ان بدبختوں کی جانب سے پھیلائے گئے شکوک وشبہات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو ایک عام اور سادہ لوح آدمی کو باآسانی گمراہ کرلیں۔

سوشل میڈیا کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں شدید گستاخی ہو رہی ہے، جبکہ اس سلسلے میں قانون نافذ کرنے والے متعلقہ ذمہ دار ادارے خاموش ہی ہیں، جو پاکستان کے اسلامی تشخص پر کاری ضرب ہے۔ضروری ہے کہ سوشل میڈیا پر بھینسا اور اس جیسے دیگر پیجز کے سبھی کرداروں کو گرفتار کرکے توہین رسالت ایکٹ کے تحت سخت سے سخت سزا دی جائے' اسلام اور ریاست کے خلاف زہر اگلنے والے ان عناصر کی سرکوبی جائے۔

> **سوشل میڈیا کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں شدید گستاخی ہو رہی ہے، جبکہ اس سلسلے میں قانون نافذ کرنے والے متعلقہ ذمہ دار ادارے خاموش ہی ہیں، جو پاکستان کی اسلامی تشخص پر کاری ضرب ہے۔**

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جس کی اساس اور بنیاد اسلام اور کلمہ طیبہ ہے۔ اس سنگین گستاخی پر حکومتی غفلت ،قانون کو عوام کے ہاتھ میں دینے کے مترادف ہے۔ اس لئے قانونی بالا دستی رکھنے والے ادارے مسلمانوں کے اندر فکری اشتعال پیدا ہونے سے روکیں۔ یہی وہ سبب ہے جو ریاست پاکستان میں دہشت گردی اور مذہبی منافرت پھیلانے کا باعث اور ملک کو انارکی کی طرف دھکیل رہا ہے ۔اس لئے اسلام اور ریاست کے اصل دشمنوں کا تعاقب کیا جائے ،ایسے شرپسند عناصر کا تعاقب کرتے ہوئے ایسے تمام پیجز اور آئی۔ڈیز جو کسی بھی قسم کی شرپسندی کے مرتکب ہو رہے ہیں، انہیں رپورٹ کرائیں تاکہ ریاستی قانونی ادارے خود اس کے خلاف کاروائی عمل میں لائیں۔ اگر ریاستی ادارے اس کا نوٹس نہ لیں تو عوام خود قانون کو ہاتھ میں لینے پہ مجبور ہوجائیں گے جس کا نتیجہ ہرگز اچھا نہیں ہوگا ،اس لئے قانونی ادارے جلد ان کرداروں کو کیفر کردار تک پہنچائیں اور بھینسا نامی پیج اور اس جیسے دیگر پیجز جن پر گستاخانہ مواد موجود تھا انہیں فوراً ختم کیا جائے۔

تعزیرات پاکستان میں ایک آئینی شق 295 سی کو قانون توہین رسالت کہا جاتا ہے ۔اس کے تحت پیغمبر اسلام کے خلاف تضحیک آمیز جملے استعمال کرنا، خواہ الفاظ میں، خواہ بول کر، خواہ تحریری، خواہ ظاہری شباہت، پیشکش، یا انکے بارے میں غیر ایماندارانہ براہ راست یا بالواسطہ سٹیٹمنٹ دینا جس سے انکے بارے میں بُرا، خود غرض یا سخت تاثر پیدا ہو، یا انکو نقصان دینے والا تاثر ہو، یا انکے مقدس نام کے بارے میں شکوک وشبہات وتضحیک پیدا کرنا ، ان سب کی سزا عمر قید یا موت اور ساتھ میں جرمانہ بھی ہوگا۔اب بات عملدرآمد کی ہے ، یہ کونسے عناصر ہیں جو مسلمانوں کی مقدس ترین ہستیوں کی توہین کرکے انہیں اس راہ پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جس پر مسلمان آخر حد تک جاسکتا ہے...... اس بارے ممتاز قادری کی تازہ مثال موجود ہے ...... اب توجہ طلب موضوع یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر ایسی سرگرمیاں بھی عروج پر ہیں جو معاشرے میں نفرت کو پروان چڑھانے اور باہمی انتشار اور خلفشار کا سبب بن رہی ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ سوشل میڈیا کا انتہائی غلط استعمال بھی ہے۔ مختلف جماعتوں، فرقوں، گروہوں نے سوشل میڈیا پر اپنی اپنی لابیاں بنائی ہوئی ہیں، جن کا مقصد صرف اور صرف فریق مخالف کے خلاف ہرزہ سرائی کرنا ہوتا ہے ۔ متعدد معروف شخصیات، حکومتی عہدیداران، سیاستدان اور ججز کے نام سے آئی ڈیز سماجی رابطے کی سائٹس پر موجود ہیں، لیکن وہ شخصیات بار بار اس کی تردید کرچکی ہیں۔

یہود ونصاریٰ اور ان کے آلہ کار ملحد اپنے اس گھٹیا پن کو آزادی رائے یا آزادی تحریر کا نام دے کر اپنا دامن پاک رکھنا چاہتے ہیں۔ جب کبھی کوئی ان نام نہاد مہذب لوگوں سے اعتراض کرتا ہے کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں' اس

سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے ان کے جذبات مجروح ہوتے ہیں آپ ایسی باتیں لکھنے اور نازیبا الفاظ اسلام کے خلاف لکھنے پر پابندی لگائیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم آزادی تحریر پر یقین رکھتے ہیں اس لئے ہم روکنے سے قاصر ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی توہین تو خود ساختہ اصول آزادی تحریر سے کی جاتی ہے (نعوذ باللہ من ذالک) مگر جب کوئی کسی یہودی ڈھکوسلے یا کسی پادری یا ملحدانہ افکار کی اشاعت کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کرے تو اُس پر پابندی عائد کر دی جاتی ہے اور اسے بلاک بھی کروادیا جاتا ہے۔یعنی آزادی رائے یہ ہے کہ وہ صرف مسلمانوں کے دین، نبی کریم ﷺ اور قرآن کے خلاف ہی استعمال کرتے ہیں اور اسی کو آزادی رائے کہتے ہیں۔

مہذب، شائستہ اور بااخلاق مغرب کی دوسری تصویر یہ بھی ہے کہ جیسے ہی ان کے سامنے اسلام اور نبی ﷺ کا نام مبارک آتا ہے تو ان کی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے، منہ سے جھاگ بہنے لگتا ہے، چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، ہوش وحواس قائم نہیں رہتے، درندگی اور سفاکی غالب آ جاتی ہے، سارے اخلاقی ضابطے، تہذیب اور شائستگی دھری کی دھری رہ جاتی ہے، صرف اور صرف ایک ''ضابطہ اخلاق'' باقی رہ جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالیاں، بہتان، توہین اور گستاخی کرنے کی آزادی حاصل ہے اور اس آزادی کو ہمارے تمام مفادات پر اولیت حاصل ہے اور ہم ہر قیمت پر اس آزادی کی حفاظت کریں گے، کس قدر غلیظ اور قابل نفرت ہے۔

اہل مغرب اور ان کے کفگیر ملحدین کا یہ دُہرا کردار روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے۔آزادی تحریر محض دھوکہ اور فریب ہے، اصل حقیقت اسلام اور نبی ﷺ کے ساتھ عداوت اور دشمنی ہے جو ان کے رگ و پے میں اس طرح رچ بس چکی ہے جس طرح ان کے آباؤ اجداد کے رگ و پے میں رچی بسی تھی، کاش ہمارا فریب خوردہ حکمران طبقہ بھی اس کا ادراک کر سکے۔

سوشل میڈیا کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ قانون کی کمزوری کی وجہ سے اسے ملحدین اور اسلام دشمن عناصر کی جانب سے شعائر اسلام، ناموس رسالت کی توہین اور مسلمانوں کو اسلام کے بارے میں تشکیک میں مبتلا کرنے کے لیے بلا روک ٹوک استعمال کیا جا رہا ہے۔ ملحدین نے الحاد کی تبلیغ کے لیے مسلم دنیا کے لیے خصوصی انٹرنیٹ گروپس تشکیل دیے ہوئے ہیں۔ انٹرنیٹ پر اس قسم کی الحادی فکر رکھنے والے گروپس کی تعداد سینکڑوں میں ہے، جن میں سے اکثر کا تعلق ''فیس بک'' سے ہے۔ یہ لوگ گزشتہ آٹھ سال سے پاکستانی نیٹ ورک کی دنیا میں آزادی اظہار رائے کے نام پر اپنے مقاصد کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ان کی بلاگنگ کا مقصد شعائر اسلام کا مضحکہ اڑانا یا کم از کم ان کے بارے میں شکوک پھیلانا ہے۔ انتہائی تشویش ناک بات یہ ہے کہ پاکستان کی نیٹ دنیا میں اکثر اسلام کے مسلمہ اصول و ارکان کے خلاف شکوک و شبہات پھیلانے والے لوگوں کے نام بدستور مسلمانوں والے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کر کے یہ لوگ اللہ کی شان میں گستاخی، اس کے کلام پر اعتراضات کی بھرمار، رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث کا مضحکہ اڑا کر اور جنت دوزخ اور دوسرے مغیبات کے بارے میں شکوک و شبہات پھیلا کر علوم دین سے ناواقف سادہ لوح مسلمانوں کو راہ راست سے ہٹانے کے لیے کوشاں ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے گستاخوں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے اور انھیں عبرت ناک سزا دی جائے۔گزشتہ دنوں دبئی پولیس نے فیس بک پر توہین رسالت اور توہین اسلام کرنے والے ہندوستانی شہری کو دبئی ایئر پورٹ سے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کر دیا۔ دبئی کریمنل کورٹ میں ہندوستانی شہری کے کیس کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ ملزم نے اپنے فیس بک اکاؤنٹ پر اسلام اور توہین رسالت کی تھی اور اس کے بعد اپنے وطن واپس بھاگنے کی کوشش کی تھی مگر عین موقع پر گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اسی طرز پر کائنات کی مقدس ترین ہستیوں، شعائر اسلام، صحابہ کرام، امہات المومنین کی توہین کرنے اور فرقہ واریت کو فروغ دینے والوں کے خلاف فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔ امید ہے اس پر تمام اسلامی و مذہبی جماعتیں آواز بلند کریں گی۔

بحیثیت مسلمان، نبی اکرم ﷺ سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ایک کمزور سے کمزور مسلمان بھی حب رسول ﷺ کے معاملہ میں اپنی جان نثار کرنے پر ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ دنیاوی پابندیاں، جبر، دھونس، تشدد اور قید و بند ہمیں حب الٰہی اور حب رسول سے دور نہیں کر سکتیں۔ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہماری جانیں ہر وقت حاضر ہیں اور رہتی دنیا تک مسلمانوں کے دلوں میں یہ جذبہ راسخ رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔



مجلس شوریٰ تحصیل چونیاں کا اجلاس

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چونیاں کی مجلس شوریٰ کا بھرپور اجلاس جس میں تمام تحصیل کے امراء اور ناظمین شریک ہوئے زیر صدارت میاں محمد عبداللہ طاہر امیر تحصیل منعقد ہوا۔ قاری مقصود احمد کی تلاوت قرآن اور مولانا نذیر احمد سیف کی حمد ونعت کے بعد ناظم تحصیل مولانا محمد عبداللہ امجد نے ایجنڈا اور سابقہ کارروائی پیش کی۔ اجلاس جامعہ خدیجۃ الکبریٰ الہ آباد میں منعقد ہوا۔ تمام شرکاء کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔ظفر عباس نوید نے اپنی گفتگو میں نظم جماعت اور مرکز کے فیصلوں کے مطابق کام کرنے کی تاکید کی۔ بعد ازاں امیر ضلع مولانا عبدالرشید اصغر نے کہا کہ ہمیں بیدار ہو کر سیکولر ذہنوں کا مقابلہ کرنا چاہیے اور اسلام کی سربلندی کے لیے دن رات کوشاں رہنا چاہیے اور مجلہ ''اہل حدیث'' کی توسیع اشاعت پر زور دیا۔ مولانا قاری محمد صدیق شاکر ناظم ضلع نے امیر تحصیل ناظم تحصیل اور ان کی پوری ٹیم کا شکریہ بھی ادا کیا اور ان کے حسن انتظام کو سراہا۔ بعد ازاں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چونیاں کی کابینہ کے نوٹیفکیشن تقسیم کیے گئے اور ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں سید عبدالقیوم غزنوی نائب امیر پنجاب نے جماعت کو منظم انداز میں چلانے اور مرکز کے ساتھ گہری وابستگی پر زور دیا۔ اجلاس کے مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات مرکزیہ نے جماعتی حوالہ سے بڑا مؤثر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ نیا نظم مرکز نے بنایا ہے اس لیے مرکز کے ساتھ وابستگی کا تقاضا ہے کہ اسے تسلیم کریں اور ان کا ساتھ دیں۔ انہوں نے چند سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیے۔ آخر میں میاں محمد عبداللہ طاہر امیر تحصیل نے آنے والے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور تحصیل کو مثالی بنانے کا عزم کیا۔ مولانا عبداللہ امجد ناظم تحصیل نے اجلاس کے لیے محنت کرنے والوں اور دیگر احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ تمام شرکاء کی ضیافت کی گئی۔

منجانب: ثناء الرحمن بھٹہ سینئر نائب ناظم تحصیل چونیاں



دنیا میں جو بھی آیا ہے اسے یہاں سے جانا ہے لیکن خوش بخت ہیں وہ ہستیاں جن کی زندگیاں اور صلاحیتیں خدا کی راہ میں صرف ہوئیں۔ یہ شخصیتیں اگرچہ دنیا سے اُٹھ جاتی ہیں لیکن ان کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رہتی ہے۔ بلاشبہ موت ان کے جسموں کو فنا کر دینے پر قدرت رکھتی ہے مگر ان کی عظمت ورفعت اس کی دست برد سے ہمیشہ محفوظ رہتی ہے۔ یہ عظیم روحیں اپنے رفیق اعلیٰ سے ملنے کے باوجود بھی دنیا والوں کے لیے ہمیشہ ہدایت ورہنمائی کا کام دیتی ہیں اور ان کے نقش پا کو دیکھ کر ہرگزرنے والا بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے

مولانا حکیم شہباز احمد سلفی رحمہ اللہ کی ذات بھی انہی چند خوش نصیب لوگوں میں سے تھی کہ جن کی یاد کبھی فراموش نہیں کی جاسکتی۔

خاندانی تعارف: مولانا حکیم شہباز احمد سلفی کے والد محترم کا نام حکیم محمد عبداللہ رحمہ اللہ اور دادا جی کا نام حکیم عبدالقادر رحمہ اللہ ہے۔ حکمت ان کا خاندانی پیشہ تھا کیونکہ سلفی صاحب کے دادا جان حکیم عبدالقادر نے دہلی کے طبیہ کالج سے حکمت کا کورس کیا تھا۔ سلفی صاحب کے والد محترم بھی نامور طبیب تھے۔ جس طرح سلفی صاحب کے والد محترم اور دادا جان نامور حکیم تھے اسی طرح نامور عالم دین بھی تھے۔ سلفی صاحب کا خاندان جٹ برادری سے تعلق رکھتا ہے‘ سلفی صاحب کا آبائی گاؤں ضلع سیالکوٹ کی تحصیل سمبڑیال میں گھڑتل گوجرہ کے قریب ’’چک بھاڈا‘‘ ہے۔ مولانا شہباز احمد سلفی خود بھی بہت بڑے عالم دین تھے‘ ان کے والد محترم حکیم عبداللہ صاحب اپنے ہی گاؤں ’’چک بھاڈا‘‘ کی مسجد کے خطیب وامام تھے اسی طرح سلفی صاحب کے دادا جان بھی قلعہ دیدار سنگھ کے قریب ’’مان‘‘ گاؤں میں خطیب تھے۔ گویا جس طرح حکیم صاحب حکمت کے ساتھ ساتھ لوگوں کا روحانی علاج بھی کرتے تھے اسی طرح ان کے باپ اور دادا بھی حکیم کے ساتھ ساتھ عالم دین بھی تھے۔

﴿ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء﴾

ڈھونڈیں گے اب ہم نقوش سبک رفتگاں کہاں
اب گردِ کارواں بھی نہیں کارواں کہاں

حکیم شہباز احمد سلفی کی والدہ محترمہ بھی انتہائی عابدہ وزاہدہ خاتون تھیں۔ چالیس سال تک انہوں نے عورتوں‘ بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ والدہ محترمہ کی تربیت کا ہی اثر تھا کہ سلفی صاحب حد درجہ کریم النفس اور شریف الطبع تھے۔ اپنے پہلو میں دردمند دل رکھتے تھے‘ دوستوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے‘ بیواؤں اور یتیموں کی مالی امداد کیا کرتے تھے۔ ان کی راحت وتکلیف کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ طبیعت میں قناعت تھی‘ جاہ وامارت کے کبھی طالب نہیں ہوئے لیکن عزت وبلندی نے ہمیشہ ان کے قدموں کو چوما۔ تقویٰ‘ پرہیزگاری‘ انابت الی اللہ کا یہ عالم تھا کہ معمولی تکلیف پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے‘ استغفار کرتے اور اسی سے مدد طلب کرتے۔ سخاوت وصداقت اور عدالت جیسے اوصاف حمیدہ میں ممتاز تھے۔ اولوالعزمی اور بلند ہمتی کا یہ حال تھا کہ جب بھی کسی نیک کام میں قدم رکھا اسے جب تک پورا نہیں کیا چین نہیں لیا۔ اکثر لوگوں کو نصیحت فرماتے کہ عزائم کی بلندی حوصلے کی پختگی اور خدا پر کامل اعتماد ہی انسان کو بلند مدارج تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔

آتی رہیں گی یاد ہمیشہ یہ صحبتیں
ڈھونڈا کریں گے ہم تمہیں فصل بہار میں

حکیم صاحب رحمہ اللہ دو بھائی اور ان کی ایک بہن تھی جو کہ اللہ کو پیاری ہوگئی۔ حکیم صاحب کا بھائی لیاقت جاوید گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ روڈ میں سکول ٹیچر ہیں۔

بچپن کے زمانہ میں حکیم صاحب کے دو دوست بہت مشہور تھے۔ مولانا محمد حیات محمدی صاحب رحمہ اللہ خطیب عزیزیہ مسجد ڈسکہ (متوفی ۱۵ مئی ۲۰۰۵ء) اور بابائے عربی مولانا محمد بشیر سیالکوٹی (متوفی ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۶ء) ان تینوں دوستوں کی دوستی بہت مشہور تھی کیونکہ یہ تینوں ایک ہی گاؤں ’’چک بھاڈا‘‘ کے رہنے والے تھے اور تینوں بہت بڑے عالم دین تھے۔ اب یہ تینوں اس دنیا سے جاچکے ہیں۔ اے اللہ ان تینوں ولیوں کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرما۔ آمین!

تعلیم: سلفی صاحب نے ناظرہ قرآن مجید حافظ محمد حسین صاحبؒ کے پاس پڑھا پھر میٹرک تک تعلیم اپنے گاؤں کے قریب گھڑتل میں حاصل کی۔ ۱۹۵۷ء میں لاہور بورڈ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا‘ پھر اپنے دوست بشیر احمد سیالکوٹی کی دعوت پر جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں داخل ہوگئے۔ وہاں سے ایف اے کا امتحان بھی پاس کیا۔ جامعہ سلفیہ میں دو سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ آگئے اور ۱۹۶۱ء میں جامعہ اسلامیہ سے ہی سند فراغت حاصل کی۔

اساتذہ: محدث زماں شیخ الکل حافظ محمد محدث گوندلویؒ‘ مولانا شریف اللہ سواتی‘ مولانا عبدالغفار حسنؒ‘ شیخ الحدیث ابوالبرکات احمدؒ‘ مولانا نذیر احمد رحمانی‘ مولانا قاری اشرف صاحب رحمہم اللہ اجمعین۔

ہم عصر علماء: شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانبازؒ‘ مولانا علی محمد‘ مولانا کریم الدین سلفی‘ مکتبہ نعمانیہ کے مالک مولانا حافظ محمد ایوب‘ مولانا عبدالواحد چیتر پڑی‘ شیخ الحدیث مولانا اعظم رحمہ اللہ جیسے نامور علماء۔

تدریسی خدمات: ۱۰ سال تک جامعہ محمدیہ چوک اہل حدیث میں پڑھایا۔ ۷ سال تک جامعہ اسلامیہ سلفیہ ملحق مکرم مسجد ماڈل ٹاؤن‘ ۸ سال جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم عالم چوک اور ۸ سال تک مرکز العلوم الاثریہ گلبرگ کالونی میں پڑھایا۔ تقریباً ۳۳ سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

خطابت: کچھ دیر سیالکوٹ شہر میں خطابت کی‘ بعد میں مسلم مسجد نوشہرہ‘ اس کے بعد فیصل آباد کے علاقے گلبرگ مسجد فردوس میں خطابت کی اور جامعہ طبیہ فیصل آباد سے ۴ سال کا طب کا کورس بھی کرلیا۔ اس کے بعد جامع مسجد ریل بازار ۴ جون ۱۹۷۶ء سے آخری دن تک اسی مسجد میں خطیب رہے۔

اولاد: ۵ بیٹے (مولانا عبدالمنان سلفی‘ عبدالرحمٰن سلفی‘ طاہر خلیل الرحمٰن ایڈووکیٹ‘ عبدالسلام‘ عبدالحنان) اور تین بیٹیاں ہیں۔

وفات: ۴ دسمبر ۲۰۱۶ء بروز اتوار استاذ العلماء مولانا حکیم شہباز احمد سلفی اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ ۵ دسمبر ۲۰۱۶ء پیر کے دن مولانا حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب نے جنازہ پڑھایا جس میں علماء‘ طلبہ‘ سیاسی اور سماجی ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ اللھم اغفر لہ!

منزل کی تمنا ہے تو کر جہدِ مسلسل ...... خیرات میں جُبّہ و دستار نہیں ملتے

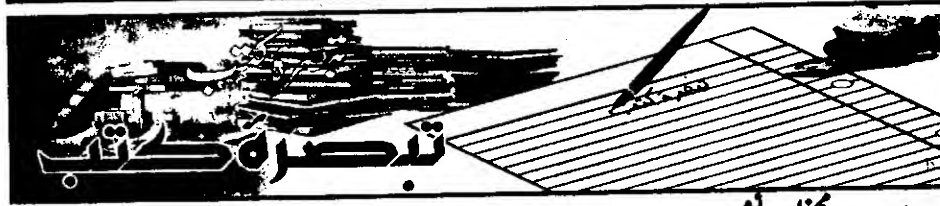
سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ' پاکپتن میں

مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام مرکز خالد بن ولید میں ضلع پاکپتن کی کابینۂ شوریٰ اور تحصیلوں کے عہدیداران کا اہم تنظیمی اجلاس ضلعی امیر قاری محمد یحییٰ صابر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مرکز کی طرف سے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب اور نائب ناظم اعلیٰ حافظ محمد یونس آزاد مہمانان خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے۔ نماز ظہر کے فوراً بعد اجلاس کی کارروائی کا آغاز قاری بلال عزیزی نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ اس کے بعد تمام احباب سے تعارفی نشست ہوئی۔ پھر ناظم جناب قاری محمد یعقوب طاہر صاحب نے اجلاس کی غرض وغایت بیان فرمائی اور مہمانان گرامی کو پاکپتن تشریف لانے پر جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا اور شکریہ بھی ادا کیا۔ ابتدائی کلمات کے لیے قاری عبدالعزیز ربانی ناظم تبلیغ کو دعوت دی گئی جنہوں نے انتہائی مؤثر انداز میں تنظیمی زندگی پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں سینئر نائب امیر ضلع پاکپتن جناب علی اصغر صاحب نے بڑے احسن انداز سے جماعتی ترقی کے لیے تجاویز' سوالات ومطالبات پیش کیے۔ ان کے بعد حافظ محمد یونس آزاد نائب ناظم مرکزیہ کو گفتگو کی دعوت دی گئی' انہوں نے تقریباً آدھ گھنٹہ تنظیمی ذمہ داری' جماعتی وابستگی' ورکر کی عظمت اور قیادت کے احترام کے بارہ میں بڑی ہی مؤثر اور مدلل بات چیت کی جس سے پورے ہاؤس نے خوشی اور عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ ہمارا ماضی اور حال روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ہمیں کوئی ذاتی مفاد یا خواہش نہیں بلکہ سچے اور سُچے مسلک کی تڑپ اور آخرت کی فکر آرام سے نہیں بیٹھنے دیتی۔ آخر میں سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز ماسٹر علی اصغر کی تجاویز' سوالات اور مطالبات سے کراتے ہوئے کہا کہ ایسی شخصیات جماعتوں کے لیے نعمت ہوتی ہیں جو برجستہ کھری کھری حقیقت پر مبنی باتوں کا اظہار کرنے سے نہ ہچکچائیں۔ یہ ان کی جماعتی محبت اور ہمدردی کا ثبوت ہے کہ اس پر میں خوش بھی ہوں اور شکر گزار بھی۔ پھر ترتیب وار بٹ صاحب نے ایک ایک سوال کا جواب بڑی تسلی' دلیل اور ثبوت سے دیا اور کہا کہ میں کل بھی ورکر تھا آج بھی ورکر ہوں اور ان شاء اللہ تا حیات ورکر رہوں گا۔ اسی کی آپ کو بھی تلقین کرتا ہوں' اسی میں عظمت ہے۔ مجھے ورکر کی لگن' بے قراری اور چاہت کا پوری طرح احساس ہے۔ میں ورکر کی زبان اچھی طرح سمجھتا ہوں اور اسے پروان چڑھانے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ یہ میرے اللہ کی عطا اور جماعتی تنظیمی وفا کا نتیجہ ہے۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے کہا کہ رابطہ باضابطہ کو سمجھنے کے لیے آج ہی کا اجلاس گواہ ہے کہ مقامی جماعت کے مطالبہ پر نہیں بلکہ مرکز کی طرف سے میں نے خود ناظم ضلع قاری محمد یعقوب طاہر اور امیر ضلع قاری محمد یحییٰ صابر سے فون پر بات کر کے طے کیا اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ ہم سب ایک گلدستہ کے پھول ہیں' پوری ذمہ داری سے مل کر مرکز کو مضبوط کریں گے۔ قرآن وسنت کی بالا دستی' پاکیزہ معاشرہ' نفاذ اسلام اور استحکام پاکستان کے لیے بھرپور مسلسل جدوجہد جاری رکھیں گے۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے کہا کہ میں ملک بھر میں یہی پیغام عام کر رہا ہوں۔

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل
خیرات میں جبہ و دستار نہیں ملتے

آپ بھی اس لائحہ عمل کو اپنائیں اور تنظیمی ورک کے لیے کمر بستہ رہیں۔ میزبان اور مہمان اجلاس کی کارکردگی اور کامیابی پر خوش وخرم اور شاداں تھے کہ مہمانان گرامی کو اگلی منزل اوکاڑہ کے لیے ڈھیروں دعاؤں سے رخصت کیا گیا اور ضلعی جماعت اپنی باقی ماندہ کارروائی کے لیے پھر سے اجلاس میں مصروف ہوگئی۔ اجلاس میں مذکورہ بالا ذمہ داروں کے علاوہ قاری خلیل اللہ امیر تحصیل پاکپتن' محمد شکیل علوی ناظم مالیات ضلع پاکپتن' قاری سید عمر فاروق ناظم تحصیل پاکپتن' محمد اسماعیل ناصر نائب ناظم تبلیغ ضلع پاکپتن' چوہدری آفتاب الرشید بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لیگل ایڈوائزر پاکپتن' رانا محمد افضل سلفی سیکرٹری نشر واشاعت ضلع پاکپتن' ڈپٹی بیورو چیف پیغام ٹی وی رانا محمد یحییٰ فاروقی' محمد یٰسین نمائندہ تحصیل' محمد طاہر بھٹہ صدر AYF' سینئر نائب صدر ابوسفیان' قاری محمد یٰسین یزدانی عارف والا' عبدالحفیظ سلفی' عرفان احمد جنرل سیکرٹری AYF سٹی پاکپتن' حکیم قاری بلال شہزاد ناظم تحصیل عارفوالہ ودیگر عہدیداران موجود تھے۔

منجانب: رانا محمد یحییٰ فاروقی' میڈیا ایڈوائزر



نام کتاب: محفل دانش منداں

مؤلف: مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب رحمہ اللہ

ضخامت: ۳۲۰ صفحات قیمت: ۶۰۰ روپے

ناشر: محمد اسحاق بھٹی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور

ملنے کا پتہ: مکتبہ اسلامیہ لاہور/فیصل آباد

تبصرہ نگار: جناب مولانا محمد یٰسین شاد

مندرجہ بالا نام سے نامور مؤرخ مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ کی وفات ۲۲ دسمبر ۲۰۱۵ء کے بعد اولین اشاعت ہے۔ اس کے ناشران کے برادر صغیر سعید احمد بھٹی صاحب ہیں۔ محترم بھٹی مرحوم کی تعلیم ومختصر عرصہ تدریس کے بعد' ۱۹۴۷ء قیام پاکستان سے لے کر وفات تک تین ادوار ہیں۔

❶ ہفت روزہ الاعتصام لاہور کی ادارت کا عرصہ جس میں اہل جماعت' دیگر جماعتوں کے رہنما واراکین کے ساتھ اکثر وبیشتر تعلقات رہے۔ آپ نے اس دوران ملی وملکی مسائل اور تحریکات میں خوب حصہ لیا۔

❷ ادارہ ''ثقافت اسلامیہ'' لاہور میں بحیثیت ریسرچ فیلو۔ ماہنامہ ''المعارف'' لاہور کے مدیر محترم' یہاں زیادہ تحقیقی کام کیا جیسے ''تاریخ فقہاء ہند'' ۱۰ جلد' ''فہرست ابن الندیم'' کا اردو ترجمہ۔

❸ تیسرا دور کثرت سے تصانیف کا ہے' اسلوب تحریر دلچسپ معلوماتی تھا۔ تاریخ وخاکہ نگاری ان کے پسندیدہ مضامین تھے۔ اس تیسرے حصہ زندگی میں ''نقوش عظمت رفتہ''۔ ''بزم ارجمنداں'' معروف کتابیں لکھیں۔ اسی طرح یہ تازہ کتاب ''محفل دانشمنداں'' بھی مختلف ۲۴ اصحاب کے حالات زندگی ہیں جو اپنے انداز میں نمایاں خوبیاں رکھتے تھے۔ ان میں مشفق خواجہ پر اکیس صفحات کا مفصل مضمون ہے۔ یہ خواجہ عبدالوحید کے لائق ادیب فرزند ہیں' ان کا اصل نام خواجہ عبدالحی اور قلمی نام مشفق خواجہ ہے۔ ہفت روزہ تکبیر کراچی میں ادبی کالم ''سخن در سخن'' خامہ بگوش کے نام سے لکھا کرتے تھے۔ انہی کالموں پر مشتمل کئی کتب شائع ہوئی ہیں۔

محترم سعید بھٹی صاحب مزید کتب غیر مطبوعہ/مطبوعہ کو جلد شائع کرنے کے آرزومند ہیں۔ وفات کے ایک سال بعد محفل دانشمنداں آچکی ہے۔ مذکورہ بالا کتاب میں متنوع قسم کی شخصیات کے دلچسپ حالات پڑھنے کو ملیں گے۔ ان شاء اللہ۔

ہماری دعا ہے کہ یہ کتاب بھی سابقہ کتب کی طرح اہل علم وقلم سے دادِ تحسین پائے گی بلکہ قارئین دیگر کتب کے بھی منتظر رہیں گے۔

آل پاکستان طلبہ سیمینار

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ذیلی ونگ اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان کے زیراہتمام تیسرے سالانہ اہل حدیث طلبہ سیمینار کا انعقاد مرکز 106 راوی روڈ کے وسیع ہال میں 19 فروری بروز اتوار منعقد ہوا۔ سیمینار کا عنوان ''پاکستان میں اسلامی نصاب تعلیم نافذ کیا جائے'' تھا۔ سیمنار میں شرکت کرنے کے لیے طلبہ کے قافلے مختلف شہروں سے 18 فروری کی رات کو ہی مرکز میں پہنچنا شروع ہو گئے۔ اگلی صبح 19 فروری کو ہال مختلف فلیکسیز کے ساتھ خوبصورتی سے سجایا گیا۔ سیمینار کا آغاز دن کے 12:00 بجے ہوا۔ ہال طلبہ سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور ہال کا منظر دیدنی تھا۔

سیمینار قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی صدر ASF پاکستان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ قائد طلبہ تشریف لائے تو سیمینار میں تقاریر کا سلسلہ جاری تھا۔ سیمینار میں شرکاء سے خطاب کرنے والے مرکزی قائدین کا سلسلہ چل رہا تھا کہ اس دوران قائد اہل حدیث' سفیر اسلام' امن کے داعی' قائد ملت سلفیہ حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی تشریف آوری ہوئی۔ اس دوران ASF کے نوجوانوں نے امیر محترم کی قیادت اور امارت پر اظہار اعتماد کے نعرے لگائے اور قائد محترم کا ہال میں بھرپور استقبال کیا گیا۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے اپنے ہاتھ لہرا کر طلبہ کے جوش و جذبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ سیمنار میں چند ایک مقررین کے خطابات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

امیر محترم سینٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ:

نے اپنے خصوصی خطاب میں فرمایا کہ یہ بات حقیقت ہے کہ ASF نے انتہائی قلیل مدت میں اپنے آپ کو پاکستان کی صف اول کی طلبہ تنظیموں میں شامل کرلیا ہے۔

اقوام وملل میں نوجوانوں کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ نوجوان طالب علم اسلام کے نفاذ کے لیے کوشاں ہیں اور ان کوششوں کو جاری وساری رکھیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ حصول علم کو پس پشت نہ ڈالیں۔ اپنی تعلیم وتربیت کا بھی اہتمام کریں۔

انہوں نے مزید کہا کہ ASF کے یہ نوجوان اپنی تنظیم کے لیے مختصر مگر جامع نصاب تشکیل دیں جس میں اسلام کے بنیادی مسائل کا تذکرہ لازمی ہو۔ ASF کے زیراہتمام مزید تربیتی ورکشاپس کا بھی اہتمام کیا جائے' یہ تربیتی ورکشاپ طلبہ کے لیے سودمند ثابت ہوں گی۔

امیر محترم نے یہ بھی فرمایا کہ آپ جس تحریک ''اسلامی نصاب تعلیم کے نفاذ'' کو لے کر چلے ہیں واقعی موجودہ دور میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ قوموں کی زندگی میں نصاب تعلیم کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ قومیں اپنے مورال کو بلند کرنے کے لیے نصاب تعلیم تشکیل دیتی ہیں۔ پاکستان جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے اس کے نصاب تعلیم میں ابتدائی اور بنیادی اسلامی معلومات کا ہونا لازمی ہے۔

سینئر نائب امیر الشیخ علی محمد ابوتراب:

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا ذیلی ونگ یوتھ فورس بہتر انداز میں کام کررہا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسرے ذیلی ونگ ASF کی اسلام کے نفاذ کے لیے جدوجہد قابل تحسین ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ طلبہ کسی بھی قوم کی بہت بڑی طاقت اور قوت ہوتی ہے' آپ جماعت' مسلک' ملک وقوم کے لیے اپنی کوششیں مزید بہتر انداز میں جاری رکھیں۔

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ:

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اے اہل حدیث طلبہ! اپنی تعلیم وتربیت پر زور دو' مطالبات کرنے کی بجائے نصاب تعلیم مرتب کرنے والے اداروں تک رسائی حاصل کرو پھر خود ہی اسلامی نصاب تعلیم ترتیب دو۔ آج ASF کے نوجوانوں کا عظیم اجتماع عبدالقدیر فاروقی صدر ASF پاکستان کی قیادت میں دیکھ کر خوشی محسوس کررہا ہوں۔ تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ بڑوں کے ادب کا بھی خیال رکھیں۔

صدر ASF پاکستان عبدالقدیر فاروقی:

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اے نوجوان طلبہ! آپ کا آج کے سیمینار میں دور دراز کے علاقوں سے سفر کرکے شرکت کرنا انتہائی خوشی کی بات ہے اور آپ اس سیمینار میں ذاتی مفادات کی خاطر نہیں بلکہ پاکستان میں اسلام کے نفاذ کے لیے جمع ہوئے ہیں۔

پاکستان میں کئی جماعتیں طلبہ کو ذاتی اقتدار اور مفادات کے لیے استعمال کرتی ہیں لیکن آپ کو جماعت کی قیادت کبھی بھی اپنے مفادات کی خاطر استعمال نہیں کرے گی۔ جب بھی آپ کو آواز دی جائے گی رب کے قرآن کے لیے اور محمد عربی کے فرمان کے لیے بلایا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ آج سیکولر اور لادین قوتیں بڑی متحرک ہو چکی ہیں' ان کے قلع قمع کے ساتھ ساتھ پاکستان میں ''اسلامی نصاب تعلیم کے نفاذ'' کی تحریک کو بھی مضبوط اور منظم کرنا ہے۔ ASF قیادت سے لے کر ادنی کارکن تک حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی امارت اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کی نظامت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔

صدر AYF پاکستان حافظ فیصل افضل شیخ:

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اے نوجوانانِ ASF! آپ' ملک وقوم کا عظیم سرمایہ ہیں۔ آنے والے وقت میں آپ ہی نے مسلک' جماعت' ملک وقوم کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اور یہاں اسلام کے نفاذ کے لیے آپ کی جدوجہد اور جذبہ قابل تحسین ہے۔

جناب رانا خلیق خاں پسروری:

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اے نوجوان طلبہ! محنت وکوشش کو جاری رکھو' منزل بالکل قریب ہے جس نیک مقصد کے لیے تم یہاں آئے ہو تمہارے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر مسعود اظہر:

نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ اہل حدیث طلبہ میں اسلام کے نفاذ کے لیے شعور بیدار ہو چکا ہے' اسلام کے نفاذ کے لیے امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی قیادت میں کوششیں جاری رہیں گے۔

جناب دانیال شہاب الدین:

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ قوم کا سرمایہ ہیں' آج طلبہ کے جذبات کو دیکھ کر اپنا دور طالب علمی یاد آ گیا۔ طلبہ کو ہمیشہ بڑوں کی رہنمائی میں مسلک اور جماعت کی بہتری کے لیے کام کرتے رہنا چاہیے۔

اختتامیہ:

ان کے علاوہ دیگر قائدین جماعت نے بھی خطابات فرمائے' حافظ عبدالحمید عامر جہلمی حفظہ اللہ کی دعائے خیر سے سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ طلبہ سیمینار ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

حافظ محمد عثمان جنرل سیکرٹری ASF پاکستان اور راقم الحروف نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔

رپورٹ: سید اسامہ فتیق شاہ محمدی

سینئر نائب صدر اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان

مذہبی انتہاء پسندی کے خاتمے کے لیے علماء نے ذمہ داری پوری کی۔ امیر محترم

⊙ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ مذہبی انتہا پسندی کے خاتمے کے لیے علماء نے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے اور قومی بیانیہ حکومت کے حوالے کر دیا ہے، حکومت کو چاہیے کہ اسے شائع کرے۔ مذہبی منافرت اور اہانت آمیزی کے مرتکب بلاگرز کو نیشنل ایکشن پلان کے تحت گرفتار کیا جائے۔ حکومت نے بلاگرز کو گرفتار کرنے میں غفلت کا مظاہرہ کیا۔ جس قدر مقدس ہستیوں کے خلاف اہانت آمیزی یہاں کی گئی اس سے دس فی صد بھی مغرب میں ہوئی ہوتی تو پاکستان میں طوفان آجاتا اور جلسے جلوس ہو رہے ہوتے۔ ہمارے اداروں کو نفرت پھیلانے والوں کی تلاش کے لیے اشتہارات دینے پڑ رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے علامہ محمد شفیق خاں پسروری کے ڈیرے پر استقبالیہ تقریب سے خطاب اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ بلاگرز نفرت انگیز لٹریچر کے پھیلانے پر نیشنل ایکشن پلان کے تحت گرفتار ہونے چاہئیں۔ نبی آخرالزمان ﷺ کی توہین دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔ مرتکب افراد کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے ان کے خلاف توہین رسالت ﷺ کے ساتھ دہشت گردی کی دفعات بھی لگائی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ جب ریاستی ادارے اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کریں گے تو پھر غازی علم دین اور ممتاز قادری پیدا ہوں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کیخلاف جنگ ابھی طویل ہے۔ حکومت اور انٹیلی جنس اداروں کو دہشت گردوں کے نیٹ ورک توڑنے کے لیے مربوط نظام تشکیل دینا ہوگا۔ جو ادارہ یہ بتا سکتا ہے کہ اتنی تعداد میں دہشت گرد کسی شہر میں داخل ہو چکے ہیں انہیں پھر انکے ٹھکانوں اور سہولت کاروں کو بھی پتہ چلانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کو مذہب کے ساتھ جوڑ کر پیش کرنا مغرب کا ایجنڈا ہے۔ بدقسمتی سے یہاں ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کے دباؤ میں آکر حکومت نے دہشت گردی کو مذہب کے ساتھ جوڑ دیا تاکہ ان کے سیاسی دہشت گرد نہ پکڑے جائیں جس کی ہم نے شروع دن سے مخالفت کی۔ دہشت گردی دہشت گردی ہوتی ہے' اسکا کسی گروہ، مذہب یا سیاست سے جوڑنا غیر مناسب ہے۔ اس موقع پر مولانا عبدالباسط شیخوپوری، حاجی نذیر احمد انصاری، چوہدری محمد اشرف، رانا خلیق پسروری سمیت دیگر معززین موجود تھے۔

قرآن وسنت سے متصادم تحفظ خواتین بل کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ امیر محترم

⊙ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ قرآن وسنت سے متصادم شقوں کی موجودگی میں پنجاب حکومت کے تحفظ خواتین بل کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ یہ بل ایک مغرب زدہ خاتون کو سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے جسے تمام سرکردہ دینی جماعتوں نے مسترد کر دیا ہے۔ اسلام نے جتنے حقوق خواتین کو دیے ہیں اتنے کسی دوسرے مذہب نے نہیں دیے۔ مرکزی دفتر میں علماء کے مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ یہ احسان اسلام کا ہے، سب سے پہلے اسی نے عورت کو وہ حقوق دیے جس سے وہ مدتِ دراز سے محروم چلی آرہی تھی۔ یہ حقوق اسلام نے اس لیے نہیں دیے کہ عورت اس کا مطالبہ کر رہی تھی بلکہ اس لیے کہ یہ عورت کے فطری حقوق تھے اور اسے ملنا ہی چاہیے تھے۔ اسلام نے عورت کا جو مقام ومرتبہ معاشرے میں متعین کیا، وہ جدید وقدیم کی بے ہودہ روایتوں سے پاک ہے۔ نہ تو عورت کو گناہ کا پتلا بنا کر مظلوم بنانے کی اجازت ہے اور نہ ہی اسے یورپ کی سی آزادی حاصل ہے۔ اسلام نے علم کو فرض قرار دیا اور مرد وعورت دونوں کے لیے اس کے دروازے کھولے' جو بھی اس راہ میں رکاوٹ و پابندیاں تھیں، سب کو ختم کر دیا۔ اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کی طرف خاص توجہ دلائی اور اس کی ترغیب دی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی ان کو تعلیم تربیت دی، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ (بعد میں بھی) حسنِ سلوک کیا تو اس کے لیے جنت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض مذاہب اور معاشروں میں وراثت میں عورت کا کوئی حق نہیں ہوتا لیکن ان کے برعکس اسلام نے وراثت میں عورتوں کو باقاعدہ حصہ دلوایا۔

حافظ شریف اللہ شاہد کی پاکستان آمد!

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ناظم تبلیغ اور خطیب بریڈفورڈ حافظ شریف اللہ شاہد حفظہ اللہ 9 مارچ 2017ء کو چھ ہفتے کے دورہ پر پاکستان تشریف لائے ہیں۔ لاہور ایئر پورٹ پر ان کا استقبال عزیز واقارب اور جماعتی احباب نے کیا۔ وہ اپنے قیام کے دوران قائدین جماعت اور احباب جماعت سے کریں گے۔ ہم انہیں پاکستان آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ چشم ما روشن دل ما شاد!

منجانب: محمد عمران مجاہد فیروز وٹواں (شیخوپورہ)

خطبہ جمعۃ المبارک

⊙ 24 مارچ 2017ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد قباء اہل حدیث چناب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں جناب مولانا محمد نعیم بٹ صاحب سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔ تمام اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے۔

منجانب: انتظامیہ جامع مسجد ہذا

درخواست دعائے صحت

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ساہیوال کے امیر حافظ محمد ظفر اللہ خاں ان دنوں صاحب فراش ہیں' ان کی اہلیہ محترمہ بھی علیل ہیں۔ قارئین کرام موصوف اور ان کی اہلیہ محترمہ کی مکمل صحت یابی کے لیے خصوصی دعائے صحت فرمائیں۔ (ادارہ)

مجلہ اہل حدیث کی توسیع اشاعت

⊙ جناب حافظ صدام ربانی آف منڈیکی بیریاں تحصیل پسرور نے ہفتہ رفتہ میں 25 عدد نئے رسالے جاری کروائے ہیں اور مزید پیش قدمی کا وعدہ کیا ہے۔ ادارہ ان کی کاوش کو سراہتا ہے اور شکریہ ادا کرتا ہے۔ (ادارہ)

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

⊙ مرکزی جمعیۃ واہل حدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام جامع مسجد الحبیب اہل حدیث گلشن حمید ٹاؤن بائی پاس روڈ ساہیوال میں مورخہ 11 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عصر پہلی سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ مناظر اسلام مولانا محمد عبداللہ نثار نے خصوصی خطاب کیا' کانفرنس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی ودیگر علماء کرام اور احباب جماعت نے شرکت کی۔

منجانب: شعبہ نشر واشاعت ضلع ساہیوال

اخبار الجماعۃ

سعودی حکومت کا ای (پیپر ویزا) کا فیصلہ خوش آئند ہے

⦿ حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان کے مرکزی راہنما حافظ شفیق کاشف نے سعودی حکومت کی طرف سے حج اور عمرہ ویزا کے لئے الیکٹرانک (ای پیپر ویزا) سسٹم کے اجراء کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ (ای پیپر ویزا) حج وعمرہ کے استفادہ سے عازمین حج وعمرہ کو بڑی سہولت حاصل ہو جائے گی۔ نہ صرف ویزا کے حصول میں آسانی ہوگی بلکہ سعودی عرب کے ائرپورٹس پر آمدورفت اور نقل وحرکت میں بھی آسانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی نجی حج عمرہ کمپنیوں کے پاس اہل' تجربہ کار اور ماہر سٹاف موجود ہے جو اس نظام کی مدد سے زائرین کو خدمات بطریق احسن پہنچا سکتا ہے۔ حافظ شفیق کاشف نے کہا کہ متحدہ عرب امارات اور قطر سمیت کئی ممالک نے (ای پیپر ویزا) نظام کے نفاذ سے فائدہ اٹھایا ہے لہٰذا زائرین حج وعمرہ سمیت سعودی عرب کے ویزا کے حصول اور سعودی عرب میں داخلے کے لئے لوگوں کو آسانی ہوگی۔ سعودی حکومت کا یہ فیصلہ نہایت خوش آئند ہے۔

تیسری سالانہ سیرت محمد رسول اللہ ﷺ کانفرنس

⦿ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع اوکاڑہ کے زیر اہتمام تیسری سالانہ سیرت محمد رسول اللہ ﷺ کانفرنس بعد نماز عشاء 2 اپریل بروز اتوار جامع مسجد قدس اہل حدیث رؤف مارکیٹ اوکاڑہ زیر سرپرستی جناب مولانا محمد عبداللہ یوسف سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث اوکاڑہ شہر زیر صدارت حافظ عبدالسمیع امیر ضلع اوکاڑہ۔ مقررین: غازی اسلام رانا محمد شفیق خاں پسروری' مولانا عبدالعلیم یزدانی' مولانا محمد اسحاق اوکاڑوی۔ منجانب: عبداللہ ظہیر اوکاڑہ

اظہار تشکر

⦿ گزشتہ دنوں میرے والد محترم انتقال فرما گئے' ان کی نماز جنازہ میں علماء کرام اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ کئی احباب نے میرے گھر پہنچ کر اور بعض نے ٹیلیفون پر اظہار تعزیت کیا اور میرے صدمہ میں شریک ہوئے اور مرحوم کو دعاؤں سے نوازا' میں ان سب کا بیحد شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: (مولانا) عبدالوارث ظہیر خطیب کھیالی گوجرانوالہ

اہل حدیث کانفرنس جامپور کا التواء

⦿ مرکزی جمعیت اہل حدیث جام پور کے زیر اہتمام 8 اپریل 2017ء کو منعقد ہونے والی اہل حدیث کانفرنس بوجوہ ملتوی ہو گئی ہے۔ علمائے کرام وسامعین حضرات مطلع رہیں۔ اب یہ کانفرنس اکتوبر کے آخر میں منعقد کی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

منجانب: محمد یٰسین راہی' مہتمم جامعہ محمدیہ اہل حدیث جام پور

۳۸ ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس

⦿ مرکزی جمعیت اہل حدیث بھرائیاں کے زیر اہتمام ۳۸ ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس ۲۷ فروری بروز سوموار بعد نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہل حدیث بھرائیاں میں ماسٹر سید اسحاق یوسف کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے قاری محمد یٰسین بلوچ' مولانا عبدالمنان راسخ' مولانا عمر صدیق' حافظ عبدالباسط شیخوپوری' مولانا عثمان شاکر اور مولانا ابراہیم محمد نے خطابات کیے۔ کانفرنس ہر لحاظ سے بیحد کامیاب رہی۔

صاحبزادہ حافظ سید انس بلال و AYF بھرائیاں گوجرانوالہ

رحیم یار خاں AYF دفتر کا افتتاح

⦿ مؤرخہ 11 مارچ 2017ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامعہ اہل حدیث رحیم یار خان میں مولانا ضیاء الحق جانباز صدر AYF جنوبی پنجاب کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا جس میں مہمان خصوصی حافظ محمد عامر صدیقی جنرل سیکرٹری AYF پاکستان تھے۔ مولانا راشد عباس صدر AYF تحصیل رحیم یار خاں کی خصوصی کاوش سے AYF کے ضلعی دفتر کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر حافظ عامر صدیقی' مولانا اصغر سلفی' مولانا ضیاء الحق جانباز' مولانا عبدالرحمن بھٹی' حافظ راشد ایوب' مولانا راشد عباس' حافظ اویس ندیم' شعیب قدوس ہزاروی' رضی اللہ چیمہ اور دیگر اہم شخصیات کے علاوہ مرکزی جمعیۃ کے رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ اللہ پاک سب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

احسان الحق لیاقت پوری' جنرل سیکرٹری AYF' رحیم یار خاں

ضروری اعلان

⦿ حفظ وتجوید کی عظیم درسگاہ جامعہ ربانیہ اسلامیہ ہاشمی کالونی کنگنی والا گوجرانوالہ کے طالب علم حافظ محمد ابوبکر ربانی کاشمیری نے محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام 8 فروری 2017ء کو منعقد ہونے والے مقابلہ تحفیظ القرآن (مکمل قرآن مجید) سے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ 9 فروری 2017ء کے مقابلہ حسن قراءت میں قاری عبدالباسط الشحات نے ضلعی مقابلہ میں اول اور ادارہ کے مشاق قاری حنظلہ شاہین نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ہماری سب کی دلی دعائیں ہیں کہ اللہ پاک ان کو مزید کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین!

دعا گو: عنایت اللہ ربانی کاشمیری خادم ادارہ ہذا

تحصیل رحیم یار خاں کی تبلیغی سرگرمیاں

⊙ زیر امارت مرزا افتخار بیگ امیر تحصیل رحیم یار خاں' زیر نظامت صاحبزادہ حافظ ثناء اللہ شاہد قصوری تحصیل ناظم۔

5 فروری بعد نماز مغرب...... مرزا افتخار بیگ نے جامع مسجد فاطمہؓ (اسلامیہ کالونی) میں درس حدیث دیا۔

6 فروری بعد نماز عصر...... جناب صوفی عبدالرحمن جٹ صاحب سرپرست تحصیل رحیم یار خاں نے مسجد محمد رسول اللہ بائی پاس روڈ میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔

7 فروری بعد نماز عصر...... جامع مسجد امانت الرحمن دستگیر کالونی میں صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری نے درس قرآن دیا۔

8 فروری بعد نماز ظہر...... مسجد الکوثر اہل حدیث سیلائٹ ٹاؤن رحیم یارخان میں جناب صوفی عبدالرحمن جٹ نے درس قرآن دیا۔

12 فروری بعد نماز مغرب...... مسجد توحیدی اہل حدیث بستی نوریوالی میں جناب مرزا افتخار بیگ نے درس حدیث دیا۔

24 فروری کا خطبہ جمعۃ المبارک...... جامع مسجد اہل حدیث المامون فارم شہر رحیم یار خان میں مولانا صوفی عبدالرحمن نے ارشاد فرمایا۔

28 فروری بروز منگل بعد نماز مغرب...... جامع مسجد توحیدی اہل حدیث میں امام مسجد ہذا قاری غلام سرور کی دعوت پر مولانا قاری ثناء اللہ شاہد قصوری نے درس دیا۔

قاری ثناء اللہ شاہد قصوری' ناظم تحصیل رحیم یار خاں

دعائے مغفرت

⊙ حاجی عبدالرحمن (ماچھے والے) کی بیوہ' عبدالحفیظ' محمد ادریس' عبدالحمید' حبیب اللہ' مدیر جامعہ سلفیہ للبنات جڑانوالہ مولانا قاری محمد زبیر کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو بہت سی خوبیوں سے نواز تھا۔ انہوں نے اہل محلہ کی بچیوں کو اپنے گھر میں دینی تعلیم کا انتظام کر رکھا تھا۔ وہ خواتین کو نماز جمعہ اور نماز تراویح مسجد میں ادا کرنے کی تاکید کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی نیکیوں کو قبول فرمائے' اپنی رحمت سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ کی نماز جنازہ حافظ محمد شریف شاکر فیصل آباد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں دور دراز علاقوں اور شہر کے لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ قارئین کرام سے مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

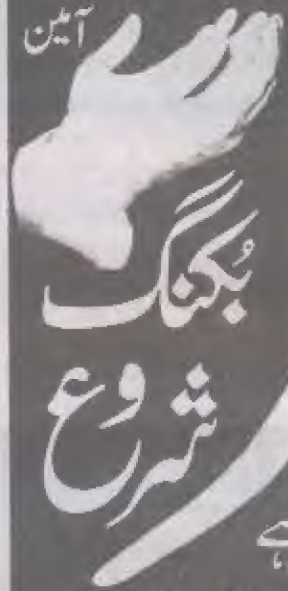
منجانب: قاری محمد زبیر

ماہِ رمضان المبارک کے لئے

حرمین شریفین میں

اعتکاف کیجئے

عمرہ



اے اللہ !
ہمیں حرمین شریفین کی
زیارت نصیب فرما۔
آمین

بکنگ شروع

فوری بکنگ کروائیں

تمام ائیرلائنز کی سستی ٹکیٹس حاصل کریں

گورنمنٹ سے منظور شدہ ادارہ جو 26 سال سے آپکی خدمت میں مصروفِ عمل ہے

کنفرم ٹکٹ • ٹرانسپورٹ • رہائش

ALHUNAAIN
PRINTERS
0332 4027740

پُرسکون حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک با اعتماد نام

کاروان انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

الحدیبیہ

Govt. Lic 3968

ہیڈ آفس
بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر فاروق آباد
0300 4236407/0301 4966505.056 3877266

برانچ آفس
نواب مارکیٹ • لاری اڈا مانانوالہ
056 3772407 0300 4236407 0302 4823512

برانچ آفس
زبیر سپر سنٹر بالمقابل علی میرج ہال
نزد لالہ پاک پمپ کھڈیاں خاص
0301 6837566 / 0334 4356170 / 0301 6814942

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office: Tell. 042-37729933 Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876